الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۰ر ستمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۸

ارشادات عالیہ — نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزا آجائے

"نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔ سجدہ میں، بیٹھ کر، رکوع میں، کھڑے ہو کر، ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہئے۔ نماز کو صرف جنتر منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

آج کل لوگ جلدی جلدی نماز ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے جس نماز میں تضرع نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں، خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی اور طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون" (الماعون: ۵،۶)۔ لعنت ہے ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے جس میں مزا آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے: "ان الحسنات یذھبن السیات" (ھود: ۱۱۵) نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنے عیش میں مصروف رہتا تھا۔ ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آ گیا اور اس نے بالآخر اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] ص ۴۴، ۴۵)

آئندہ جو نقشے جلسے کے ابھر رہے ہیں وہاں یہ بھی نقشہ ہو گا کہ بیک وقت دس پندرہ بڑی بڑی زبانوں میں جلسے ہو رہے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۶ ستمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الاحزاب کی آیات ۷۱ اور ۷۲ کی تلاوت فرمائی اور پھر اس آیت کے مضمون کے حوالہ سے نصائح بیان فرمانے سے قبل گزشتہ دو ماہ میں منعقد ہونے والے یو۔کے۔ اور جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں جلسوں کے اپنے اپنے رنگ اور الگ الگ مزاج ہیں۔ جہاں تک یو۔کے۔ کے جلسہ کا تعلق ہے فی الحقیقت عالمی نوعیت کا جلسہ ان معنوں میں ہے کہ تمام دنیا سے کچھ نہ کچھ لوگ جو حیثیت رکھتے ہیں یہاں پہنچ جاتے ہیں اور ربوہ کے جلسہ کی مرکزی حیثیت مزاج کے لحاظ سے اسے حاصل ہو چکی ہے۔ جرمنی کا جلسہ آنے والوں کے ہجوم اور مختلف قوموں کی نمائندگی کے لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ وہاں باقاعدہ جماعت کے طور پر کثرت سے دوسری قوموں کے لوگوں کا آنا یہ جرمنی کا ہی حصہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سال ہجوم کی کثرت دیکھ کر امیر صاحب جرمنی نے کہا کہ اب اتنے مختلف زبانوں والے بیک وقت اکٹھے سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس کے حل کے طور پر یہ بات سامنے آئی کہ ایک جلسہ اپنے بہت سے پہلو دائروں کی صورت میں رکھتا ہو اور ایک وسیع جلسہ ان سب دائروں پر محیط ہو اور اس میں بعض ایسی مصروفیات ہوں جن میں سب کو اکٹھا شریک ہونے کا موقع ملے۔ حضور نے اس کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ جو نقشے جلسہ کے ابھر رہے ہیں وہاں یہ بھی نقشہ ہو گا کہ بیک وقت دس پندرہ بڑی بڑی زبانوں میں جلسے ہو رہے ہیں۔ یہ نقشہ جو ابھر رہا ہے اس کا آغاز جرمنی سے ہو گا۔ حضور نے امیر صاحب جرمنی سے امید ظاہر فرمائی کہ وہ اس بات کو یاد رکھیں گے اور آئندہ سال اس کا تجربہ کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس دورہ کے دوران جو جرمنی، ہالینڈ اور بیلجیم پر مشتمل تھا جلسوں کی مصروفیات کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی ترقی کی بہت سی نئی راہیں روشن ہوئی ہیں اور اس سلسلہ میں بھی بہت مفید کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۰ اگست بروز منگل بعض یورپین ممالک کے دورہ پر روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت بھرپور اور کامیاب دورہ کے بعد ۵ ستمبر بروز جمعرات لندن واپس مراجعت فرما ہوئے۔ اس دورہ میں حضور انور کی سب سے بڑی اور اہم مصروفیت جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ میں شمولیت تھی۔ حضور انور کے خطابات اور مجالس سوال و جواب Live مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر کئے جاتے رہے۔ علاوہ ازیں حضور انور نے بیلجیم اور ہالینڈ کا بھی دورہ فرمایا۔

—○○○—

ہفتہ تا جمعرات، ۳۱ اگست تا ۵ ستمبر ۱۹۹۶ء.

چونکہ حضور انور ان دنوں میں یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے اس لئے اس عرصہ میں بعض گزشتہ پروگرامز دوبارہ دکھائے گئے۔

جمعۃ المبارک، ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء.

معمول کے مطابق آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے.

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "یاایھاالذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (۴:۶۰)۔ کہ اے ایمان دارو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ سوال یہ ہے کہ اپنے "فرمانرواؤں" سے کون لوگ مراد ہیں؟

☆ "والقیٰ فی الارض رواسی ان تمید بکم" سے کیا مراد ہے؟

☆ "رب العالمین" میں کن جہانوں کا ذکر ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نے کوئی چیز بے کار و بے فائدہ نہیں بنائی۔ اس پس منظر میں ہاتھ کی لکیروں کے بارہ میں سوال کہ کیا ان لکیروں میں کوئی قانون اور مقصد کارفرما ہے؟

☆ بعض دفعہ دو شخص بیٹھے کسی تیسرے شخص کے متعلق بات کر رہے ہوتے ہیں کہ اچانک وہ تیسرا شخص آ جاتا ہے۔ تو ایسے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر بہت لمبی ہے۔ کیا اس بات میں کوئی حقیقت ہے یا محض واہمہ ہے؟

☆ ایک غیر از جماعت دوست کا سوال کہ اسلامی نقطہ نظر سے کامیاب زندگی کی کیا تعریف ہے؟ کس شخص کو کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆ سورہ رحمان میں بعض جگہ جہنم، آگ اور شعلوں وغیرہ کے ذکر کے بعد بھی "فبای آلاء ربکما تکذبان" کے الفاظ آئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان چیزوں پر نعمت کا لفظ کیسے اطلاق پا سکتا ہے؟

☆ سورہ رحمان میں ہے کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

☆ بعض لوگ نرم طبیعت کے ہوتے ہیں اور بعض سخت طبیعت کے۔ طبعی سختی کے نتیجہ میں جو اقوال یا افعال ان سے سرزد ہوتے ہیں کیا ایسے لوگوں سے ان کے ان افعال کا مؤاخذہ ہو گا؟

☆ سورہ الصف آیت ۸ کے بارہ میں ایک غیر از جماعت کا کہنا ہے کہ اس میں "وھو یدعیٰ الی الاسلام" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو خدا تعالیٰ اسلام کی طرف بلا رہا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ کا تبصرہ اور اس آیت کی صحیح تفسیر کا بیان۔

☆ جدید تحقیق کے مطابق سوائے زمین کے باقی سب سیارے Locked ہیں۔ جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "کل فی فلک یسبحون" اس پر حضور کا تبصرہ!

☆ علم کی ترقی کے باوجود دنیا میں مہلک اور تباہ کن ہتھیار بنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ نماز کے بعد کی دعائیں اور وظائف اگر سارے پڑھے جائیں تو ان کا وقت نماز سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کیا یہ تمام وظائف نماز کے اندر نہیں کئے جا سکتے؟

(ع - م - ر)

اداریہ

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کا سال

آج سے سو سال قبل ۱۸۹۶ء میں جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا جو مضمون پڑھا گیا وہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع ہو کر جماعت میں معروف ہے۔ اس جلیل القدر مضمون کی تصنیف پر سو سال کا عرصہ گزرنے پر جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر یہ سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دنیا بھر کی جماعتیں اور افراد جماعت احمدیہ عالمگیر اس پہلو سے باقاعدہ منصوبہ بنا کر اس کتاب کی وسیع پیمانے پر اشاعت اور اس میں مندرج حقائق و معارف سے بھرپور استفادہ کے لئے مختلف پروگراموں پر عمل پیرا ہونگے۔ الفضل انٹرنیشنل کے مختلف شماروں میں بھی جلسہ اعظم مذاہب میں پڑھے جانے والے بعض دیگر مضامین پر تبصرے شائع ہو چکے ہیں اور مزید بھی ایسے تبصرے شائع کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ سب علمی تبصرے و مضامین بھی احباب کے علم میں اضافہ کا موجب ہونگے اور مقررین حضرات اپنے لیکچرز کی تیاری کے سلسلہ میں ان سے استفادہ کر سکیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تحریرات اور فرمودات ہی بہت نورانی اور روشن اور انسان کے قلب و ذہن کو جلا بخشنے والے ہیں لیکن اس مضمون کے متعلق تو خصوصیت سے آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ خبر دی تھی کہ:

"یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور رب العالمین کی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہو گا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آ جائے گی"۔

پس اس پہلو سے ہر عاقل، بالغ احمدی کا فرض ہے کہ وہ خصوصیت سے اس سال میں بھرپور کوشش کرے کہ وہ یہ کتاب کم از کم ایک دفعہ توجہ اور اہتمام کے ساتھ ضرور پڑھے اور اس یقین اور اعتماد کے ساتھ پڑھے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق بفضلہ تعالیٰ "ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہو گا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا"۔ پس آپ خود بھی یہ کتاب پڑھیں اور اپنے گھر میں بیوی بچوں کو بھی سنائیں۔ خدا کے مامور کے قلم سے نکلے ہوئے یہ کلمات نہایت مبارک ہیں اور انشاء اللہ ان کی پاک تاثیریں آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر پڑیں گی اور انہیں "نیا ایمان" اور "نیا نور" نصیب ہو گا۔

اس سلسلہ میں دوسری اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ جہاں آپ خود اس کتاب میں مندرج حقائق و معارف سے فیضیاب ہوں وہاں دوسروں تک بھی اس کا فیض پہنچائیں۔ جماعت کی طرف سے مختلف بڑی بڑی زبانوں میں اس کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اپنے اپنے مرکزی مشن سے رابطہ کر کے یہ تراجم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور پھر اپنے طور پر اہل علم، اہل فکر و دانش تک یہ کتاب پہنچائیں۔ جہاں تک ممکن ہو انہیں مل کر اس کتاب کی اہمیت و افادیت ان پر واضح کرتے ہوئے یہ کتاب انہیں دیں۔ اور پھر اگر ان کی طرف سے کوئی تبصرے یا ریمارکس ہوں تو وہ بھی حاصل کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ یہ وہ مضمون ہے "جس میں سچائی اور حکمت اور معرفت" کا نور ہے۔ اور یہ قرآن مجید کی عظمت و صداقت کا جلوہ ظاہر کرنے والا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"مجھے جتلایا گیا ہے کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے"۔

اس وقت جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر تمام دنیا میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے جہاد میں مصروف ہے اور مامور زمانہ کے ارشاد کے مطابق جھوٹے مذہبوں کے جھوٹ کو واضح کرنے اور قرآنی سچائی کو دنیا پر آشکار کرنے میں اس مضمون یعنی "اسلامی اصول کی فلاسفی" کو نہایت اہم کردار ادا کرنا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ کثرت سے اس مضمون کو پھیلانے کے لئے ہر ممکن تدبیر بروئے کار لائیں۔ اس سال کے اب قریباً تین ماہ باقی ہیں۔ اگر اس سے قبل اس پہلو سے کچھ کمی رہ گئی ہے تو اس کا ازالہ کریں اور اس نہایت مبارک مضمون سے خود بھی فیضیاب ہوں اور اس کی برکات و تاثیرات کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے بھی ہر ممکن سعی فرمائیں تا وہ دن جلد آئے جب قرآنی سچائی ساری دنیا کا احاطہ کر لے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے۔

اٹھتے اٹھتے نقاب چہروں کے
ڈھل گئے آفتاب چہروں کے

ہم سے پوچھو عذاب چہروں کے
ہم بھی تھے ہم رکاب چہروں کے

ہم ہیں قاری صحیفہ رخ کے
ہم ہیں اہل کتاب چہروں کے

ہو گئے لقمہ نہنگ نظر
کیسے کیسے گلاب چہروں کے

ان کے چہرے میں پائے جاتے ہیں
سب نشاں انتخاب چہروں کے

شیخ پکڑے گئے سر بازار
منتظر تھے جناب چہروں کے

ذہن کے پار تک ہیں پھیلے ہوئے
سلسلے بے حساب چہروں کے

رنگ لا کر رہیں گے بالآخر
یہ سوال و جواب چہروں کے

بات دل کی زباں پہ آ نہ سکی
دیکھ کر اضطراب چہروں کے

ان کو آزردہ دیکھ کر مضطر
رنگ بدلے شتاب چہروں کے

قریب رہ کے بھی وہ ہم سے دور اتنا تھا
ہمارا اس کا تعلق ضرور اتنا تھا

سوائے اپنے اسے کچھ نظر نہ آتا تھا
فقیہ شہر کے سر میں فتور اتنا تھا

اسے تھا دعویٰ کہ اس کے سوا نہیں کوئی
اڑا ہوا تھا وہ ضد پر غرور اتنا تھا

نظر نہ آیا اسے اپنی آنکھ کا شہتیر
وہ آدمی تھا مگر بے‌شعور اتنا تھا

نشان راہ نہ منزل دکھائی دیتی تھی
غبار اب کے برس دور دور اتنا تھا

ق

نظر اٹھا کے اسے دیکھنا تھا ناممکن
مرے حسین کے چہرے پہ نور اتنا تھا

وہ چاہتا تھا مری عاقبت سنور جائے
کسی سے کہتا نہیں تھا غیور اتنا تھا

ہر ایک چھوٹے بڑے کو اسی سے تھا شکوہ
وہ بے‌قصور تھا اس کا قصور اتنا تھا

وہ ملنے آیا تو میں اٹھ کے مل سکا نہ اسے
تھکن سے میرا بدن چور چور اتنا تھا

میں ایک لمس سے ہوش و حواس کھو بیٹھا
میں جس کو ضبط پہ اپنے غرور اتنا تھا

گزر چکا تھا میں گفت و شنید کی حد سے
نگاہ لطف کا مضطر سرور اتنا تھا

(چوہدری محمد علی)

جانے پہچانے لوگ ہوتے ہیں
پھر بھی انجانے لوگ ہوتے ہیں

یہ جو دیوانے لوگ ہوتے ہیں
کیسے فرزانے لوگ ہوتے ہیں

صبحدم سجدہ ریز مسجد میں
شام میخانہ لوگ ہوتے ہیں

یاد ماضی کتاب ہے گویا
جسکے افسانے لوگ ہوتے ہیں

اک ضمیر اپنا اپنا ہوتا ہے
باقی بیگانے لوگ ہوتے ہیں

خود ہی دعویٰ خدا پرستی کا
خود ہی بتخانے لوگ ہوتے ہیں

کیسے باغ و بہار باہر سے
دل کے ویرانے لوگ ہوتے ہیں

وہ بھی کیا خوب لوگ ہیں ناہید
جن کے پروانے لوگ ہوتے ہیں

(عبدالمنان ناہید)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ اب جو سفر سے واپس مستقل نوعیت کے مرکزی کاموں کی طرف لوٹا ہوں تو کاموں کا بہت بڑا انبار لگا ہوا ہے۔ اب انشاء اللہ زیادہ تر توجہ انہی کاموں کی طرف دی جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ ان کاموں کی مقدار بہت بڑھ چکی ہے لیکن اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے اور جو کام ڈالتا ہے اس کے مطابق توفیق بھی بڑھا دیتا ہے۔ وقت میں بھی برکت ڈالتا ہے اور کام کرنے والے بھی خدمت کے جذبہ سے آگے آتے ہیں لیکن جو کام میرے ہیں وہ میں نے ہی کرنے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جتنے بھی کام بڑھیں گے آپ ایک ذرہ کا بھی وہم نہ کریں کہ وہ خلیفہ کی طاقت سے بڑھ جائیں گے۔ جو مرکزی نظام خدا نے جاری کیا ہے وہی جاری رہے گا اور ساتھ ساتھ جو تائیدی نظام، جو سلطان نصیر خدا نے عطا کئے ہیں وہ بھی کام کرتے چلے جائیں گے اور ساتھ ساتھ ان کا ریفرنس دماغ کو پہنچاتا رہے گا۔ حضور نے فرمایا لیکن اس کے ساتھ مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ باوجود اس کامل یقین کے کہ خدا مدد کر رہا ہے۔ اور دعاؤں والے مضمون میں فتنوں کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ دشمن ہمیشہ چھپ کر حملہ کرتا ہے۔ جب تک دشمن کے حملے کا صحیح طریق معلوم نہ ہو اس وقت تک انسان طاقت رکھتا بھی ہو تو اس کا مؤثر دفاع نہیں کر سکتا۔ اس پہلو سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان دیکھی چیزوں کو ہمیں وقت پر دکھا دے اور پھر مؤثر جوابی کارروائی کی توفیق دے اور حکمت عطا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ دعاؤں کو نظر انداز کرنا بے‌وقوفی ہے۔ جو زیادہ دعائیں کرے گا خدا اس کا اتنا وکیل ہو گا اور جو جتنا توکل کرے گا وہ اتنا دعاؤں کو بھی بڑھائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کے حوالہ سے قول سدید کو اپنانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ منتظمین کو بھی ایک دوسرے سے قول سدید میں کام لینا چاہئے اور ایک دوسرے کے دائرے میں دخل اندازی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حضور نے قول سدید کی بھی وضاحت فرمائی کہ قول سدید سے مراد کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ قول سدید کا تعلق خانگی معاملات میں بھی ہے اور جماعتی معاملات میں بھی۔ نظام میں جہاں کہیں بھی کوئی رخنے پیدا ہوتے ہیں وہ قول سدید کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ لوگ جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کو سمجھیں گے نہیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کریں گے۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ کے بعد تین مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ اگرچہ میں نے جماعت کو نصیحت کی ہے کہ مجھے جنازہ غائب پڑھانے کی درخواست نہ کریں تاہم میرا یہ حق ہے کہ جہاں میں چاہوں خود اپنی مرضی سے فیصلہ کروں کہ کسی کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرمہ اہلیہ صاحبہ میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب آف ربوہ اور مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف کینیڈا اور عزیز دانیال ابن چوہدری محمد الیاس صاحب آف امریکہ کی نماز جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد پڑھائی۔ خطبہ کے آخر پر حضور نے ان مرحومین کی بعض خصوصیات اور ان کے اخلاص و فدائیت کا تحسین بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا۔ اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔

مجلس سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۵ء کو ایک مجلس سوال و جواب میں جو گفتگو فرمائی تھی اس کا ایک حصہ افادہ احباب کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسے مکرم ملک یوسف سلیم صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء [مدیر]۔

○ ○

ماں کے قدموں کے نیچے جنت کے حقیقی معنی

ایک بچے کا سوال تھا کہ حدیث میں ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اگر ایک شخص برا کام کرتا ہے لیکن ماں کی خدمت بھی کرتا ہو تو کیا وہ جنت میں جائے گا۔

حضور نے فرمایا ماں کے قدموں میں جنت کا مطلب یہ ہے کہ ماؤں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہاری اولاد تمہارے ذریعہ جنت پا سکتی ہے۔ تمہارے قدموں میں جنت پڑی ہوئی ہے اگر تم ان کو دو۔ اگر جہنمی ماں ہو اور بری تربیت کرے تو ایسی ماں کے قدموں سے جنت نہیں ملے گی، جہنم ملے گی۔ اس لئے خدمت کی بات لوگوں نے یونہی بنالی ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت سے مراد یہ ہے کہ ماں تربیت کے لئے سب سے اہم مقام رکھتی ہے۔ اگر نیک مائیں ہوں تو ان کی اولاد ان کے قدموں میں سے جنت لے لے گی۔ یہ مفہوم اس کے اندر داخل ہے ورنہ اس حدیث کے کوئی معنی نہیں بنتے۔ ماؤں کو نصیحت ہے کہ تم نیک بننا تاکہ تمہاری اولاد تمہارے پاؤں سے جنت پا لے۔ اگر بد بنوگی تو پھر ان ماؤں کے پاؤں سے جنت نہیں مل سکتی۔

○ ○

انسانی زندگی اور کیمیکل مواد کا باہمی تعلق

ایک دوست نے سوال کیا کہ زیادہ گوشت کھانے سے انسان کے اعمال پر برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض ادویہ اور کیمیکل مواد کا بھی اثر ہوتا ہے مثلاً خودکشی کا رجحان، شدید غصہ، قتل کرنا وغیرہ۔ اگر یہ برے اعمال مختلف کیمیکل مواد کے باعث ہی ہوتے ہیں تو پھر توبہ کا کیا جواز ہے۔ انسان توبہ کیوں کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ نے کیمیکل مادوں کی ایک فرضی بات بنالی ہے کہ خودکشی اس سے ہوتی ہے۔ آپ کے ہر فعل کے پیچھے کوئی نہ کوئی کیمیکل مادہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ آپ نے مجھ سے سوال کیا ہے اس کے پیچھے بھی کیمیکل مادوں میں حرکت ہوئی ہے۔ ان کے آپس میں ملنے جلنے سے کچھ حصے ٹوٹے ہیں ان سے انرجی پیدا ہوئی ہے۔ اس کو دماغ نے استعمال کیا ہے۔ پس کیمیکل ری ایکشن کے بغیر انسانی زندگی بلکہ حیوانی زندگی کا ایک ذرہ بھی حرکت میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے اسے محض خودکشی کی طرف لگانا جائز نہیں ہے۔ ہر فعل کے پیچھے کوئی کیمیکل حرکت ہو رہی ہے۔ اس کے باوجود آپ کسی کو قتل بھی کر سکتے ہیں اور نہیں بھی کر سکتے۔ پس وہ کیمیکل ری ایکشن جس کے نتیجہ میں آپ قتل پر آمادہ ہوتے ہیں وہ آپ کے اختیار میں ہے اور یہ جو روح ہے جس کو خدا نے فیصلے کی طاقت بخشی ہے۔ یہی انسان کے اعمال کی اصل ذمہ دار ہے۔ کیمیکل ری ایکشنز بعد میں ہوتے ہیں روح پہلے فیصلہ کرتی ہے۔

○ ○

امتحان اور ابتلاء ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

اس سوال پر کہ امتحان اور ابتلاء کے مضمون میں کیا فرق ہے؟ حضور نے فرمایا بڑا فرق ہے۔ حضور نے سوال کرنے والے دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ زمیندار ہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو حضور نے فرمایا یہاں بہت سے زمیندار بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں۔ فصل کی گوڈی میں اور سور جو اس میں ہل چلا دیتا ہے اس میں فرق ہے یا نہیں۔ گوڈی میں اور دشمنی سے کسی کے کھیت کو ہل چلا کے اجاڑ دینا اس میں کیا فرق ہے۔ انہوں نے عرض کیا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا یہی زمین و آسمان کا فرق ابتلا اور امتحان میں ہے۔ جب خدا مومن بندوں کا امتحان لیتا ہے تو جو نقصان پہنچتا ہے اس سے بہت زیادہ ان کو عطا کرتا ہے۔ جس طرح فصلوں کی نلائی کی جائے تو دوسرے دن جا کے دیکھیں تو بظاہر اجڑی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، پتے ملے ہوئے کچھ پودے دبے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ دس دن کے بعد جا کے دیکھیں وہی فصل لہلہاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ بوٹے مارنے لگتی ہے تو یہ امتحان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اول تو ابتلاء بھی اسی کا نام ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آپ کو ابتلاء اور سزا کہنا چاہئے تھا۔ امتحان اور ابتلاء دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جو ابتلاء میں ناکام ہو جائے اس کو سزا ملتی ہے۔ جب سزا ملتی ہے تو اس کے کھیت اجاڑ دیئے جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پھر دوبارہ وہ لہلہاتے نہیں۔ پس مومنوں پر جب خدا کی طرف سے ابتلاء آتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بہت زیادہ قوت کے ساتھ پھیلتے ہیں۔ اب مولوی یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں سزا دی۔ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیا۔ تمہارا اتنا نقصان کیا۔ دیکھو! ہم فتح پا گئے۔ واقعہ کیا ہوا ہے۔ احمدیت ہجرت کے بعد اس تیزی سے پھیلی ہے کہ اس سے پہلے اس کا سوواں حصہ بھی رفتار نہیں تھی تو اس کو آپ خدا کا وہ ابتلاء کہیں گے جس میں خدا کی رضا داخل ہے۔ اگر برباد کرنا ہوتا تو اس کے نتیجہ میں احمدی کو کہیں کوئی جگہ اور پناہ نہ ملتی اور احمدیت بہت بدتر حالت کی طرف لوٹ جاتی۔ اب یہ جو ٹیلی ویژن ہے اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں خبروں کا یہ جو ہمارا سارا انتظام چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ اسی ابتلاء کی برکت ہے۔ پس یہ نلائی کے مشابہ ہے اور جو فصل کی بربادی ہے اس کا اور مضمون ہے۔

○ ○

نظریاتی مملکت کی تعریف

نظریاتی مملکت کی کیا تعریف ہوتی ہے اور کیا پاکستان پر نظریاتی مملکت کی تعریف لاگو ہو سکتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا، نظریاتی مملکت کی حقیقت میں تو کوئی تعریف نہیں۔ دراصل اگر کوئی نظریاتی مملکت دنیا میں ہے تو وہ اشتراکی مملکت تھی اور وہ حصے جہاں ابھی بھی اشتراکیت موجود ہے مثلاً چین میں جو طرز حکومت ہے وہ نظریات پر مبنی ہے۔ نظریات پر مبنی ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نظریات کامل طور پر نافذ کر دئے جائیں اور ان سے روگردانی ممکن نہ رہے۔ پس اشتراکیت جو ایک حد تک چین میں نافذ ہے اور ابھی بھی جاری ہے۔ یہ نظریاتی مملکت ہے لیکن اگر اسلام کا نام لے کر آپ ساری غیر اسلامی حرکتیں کریں تو اس کو نظریاتی مملکت کیسے کہہ سکتے ہیں؟ پاکستان میں اسلام کا نام تو ہے لیکن اسلام پر عمل کہاں ہے۔ ان کی ڈیماکریسی، ان کا جوڑ توڑ، ان کے جھوٹ، آدمی خریدنے، وہاں قتل و غارت اور اغوا کے واقعات، وہاں پر انسان پر انسان کی طرف سے ظلم اور عدالتوں میں جھوٹ۔ کیا ایسی حکومت، نظریاتی حکومت ہوتی ہے؟ اس لئے میں نے کہا کہ وہاں نظریاتی حکومت نہیں ہے کیونکہ اگر نظریاتی حکومت ہوتی تو آپ کو پاکستان سے نکلنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی کیونکہ اسلام کی نظریاتی حکومت ہر انسان کو اس کی مذہبی آزادی کا حق دیتی ہے۔ اس لئے نام جو مرضی رکھ لیں حقیقت میں اسلام کی نظریاتی حکومت وہیں قائم ہوگی جس ملک میں خدا کے فضل سے احمدیت کی اکثریت ہوگی۔ اس کے سوا کہیں قائم نہیں ہو سکتی۔

○ ○

آنحضرتﷺ کے بارہ میں بائبل کی پیش گوئیاں

ہم ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ بائبل الہامی کتاب ہے اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ یہ تبدیل ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پیش گوئیاں موجود ہیں۔ پھر یہ کتاب تبدیل شدہ کیسے ٹھہری؟ ایک بچے کے اس نہایت دلچسپ سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ اصول یاد رکھیں کہ جب تک وہ پیش گوئیاں پوری نہ ہوں ان کو اللہ تبدیل نہیں ہونے دیتا کیونکہ اگر پورا ہونے سے پہلے ان پیش گوئیوں کو تبدیل کر دیا جائے تو ان کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ پھر کون ان سے ہدایت پائے گا۔ اس لئے یاد رکھیں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل میں جتنی پیش گوئیاں موجود ہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے وہ تبدیل نہیں ہوئیں اور قرآن نے ان کو اسی حالت میں پایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا اور قرآن نے حوالہ دیا تم اپنی کتاب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پڑھتے ہو لکھا ہوا۔ اگر یہ دعویٰ جھوٹا تھا تو اس وقت کے یہود کو شور مچا دینا چاہئے تھا کہ کوئی ایسا واقعہ نہیں۔ لیکن ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور تمام مستشرقین اس اصول کو مانتے ہیں کہ قرآن اپنے زمانے کے متعلق جو دعویٰ کرتا ہے وہ یقیناً سچا ہوتا ہے۔ جو لوگ قرآن کو نہیں بھی مانتے وہ بھی یہی کہتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہونے کے دعوے دار تھے۔ اگر ایسی بات کر دیتے جس کو آپ کے وقت کی تاریخ اور زمانہ جھٹلا رہا ہوتا تو مومن بھی اپنا ہاتھ چھڑا کر نکل جاتے۔ وہ بھی آپ کا دامن چھوڑ دیتے۔ پس جب قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ اے یہود! تم اپنی کتابوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا دیکھتے ہو تو یقیناً سچی بات تھی اس کا مطلب ہے اس وقت تک یہ تبدیلیاں نہیں ہوئی تھیں۔

○ ○

مغربی ملکوں میں اکٹھے نہانے کا مسئلہ

اس سوال پر کہ احمدی لڑکوں کو جرمن لڑکوں کے ساتھ اکٹھے نہانے سے کیوں منع کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا، نہانے سے تو کہیں منع نہیں کیا۔ اسلام نے تو نہانے پر جتنا زور دیا ہے سارے مذہبوں نے مل کر بھی نہیں دیا۔ لیکن ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہو کر نہانے سے منع کیا ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ لوگوں کے سامنے ننگا ہو کر نہائیں۔ آپ کپڑے پہن کر بھی تیر سکتے ہیں مگر ایسی جگہوں پر نہ جائیں جہاں سارے ہی ننگے ہوں، آپ کے کپڑے بھی لوگوں کو عجیب لگیں گے۔

حضور انور نے سوال کرنے والے نوجوان سے دریافت فرمایا کہ آپ نے آکسفورڈ کے ایک پروفیسر کا قصہ سنا ہوا ہے؟ آکسفورڈ کے ایک پروفیسر کو ایک دفعہ کسی Nude Club نے دعوت دی۔ یہاں بھی شاید ایسی Clubs ہوں لیکن انگلستان میں ہوتی ہیں۔ امریکہ میں بھی ہوتی ہیں۔ ایسی کلبز میں سارے ہی ننگے ہوتے ہیں۔ لگتا ہے ذرا بھی کپڑا ان کے اوپر نہیں ہے۔ تو آکسفورڈ کے پروفیسر صاحب پوری طرح سوٹڈ بوٹڈ ہیٹ پہنے ہوئے وہاں آ گئے۔ اور دوپہر کا جو فنکشن تھا اس میں وہ سارے ننگے اور یہ اکیلے کپڑے پہنے ہوئے تو وہ بے چارے بہت شرمندہ ہوئے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

جرمن افراد کے ساتھ نہایت دلچسپ مجالس سوال وجواب

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی کی چند جھلکیاں)

(دوسری قسط)

۲۷ اگست.

آج شام ساڑھے چھ بجے ناصر باغ گروس گیراؤ میں جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ اس نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جو ایک جرمن نواحمدی دوست نے کی۔ اس کے بعد تین بچوں نے محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کا لکھا ہوا ایک جرمن گیت Islam Helbt Frieden نہایت پیاری آوازوں میں پیش کیا۔ اس کے بعد حضور پرنور کی اجازت سے محترم ہبش صاحب نے جو حضور کے کلمات مبارکہ کی ترجمانی کے فرائض ادا کر رہے تھے مہمانوں کو سوالات کرنے کی دعوت دی۔

☆ سب سے پہلے ایک مہمان نے سوال کیا کہ روزہ میں پانی پینے سے منع کیوں کیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ ہر مذہب میں روزہ کا تصور موجود ہے اگرچہ اسکی عملی صورت مختلف ہے۔ حضور نے اس ضمن میں بدھ ازم کی مثال دی کہ اس میں بہت لمبا روزہ ہے۔ مگر اسلام میں اسے معتدل رکھا گیا ہے جو عام طور پر عملاً ممکن ہے۔ اور پانی پر چونکہ زندگی کا انحصار ہے اس لئے اس سے روزہ میں منع کر کے ہمیں دراصل یہ پیغام دیا ہے کہ اس پانی کے بغیر تم زندہ رہ سکتے ہو مگر روحانی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ حضور نے اس ضمن میں ایک ذیلی سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ امر تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ روزہ سے صحت پر برا اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ روزے رکھنے کے بعد عموماً صحت اچھی ہوئی ہے۔

☆ ایک دوست نے اسلام میں عورتوں کے بلند مقام کا ذکر کر کے سوال کیا کہ چین میں عورتوں کے حقوق کے بارہ میں جو کانفرنس ہو رہی ہے اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کانفرنس کو محض ایک سیاسی کھیل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ محض اس لئے ہو رہا ہے تا عورتوں کو انقلاب کے لئے جذباتی طور پر تیار کیا جائے وگرنہ اس کے کوئی اخلاقی مقاصد ہرگز نہیں ہیں۔ حضور نے مغربی دنیا میں عورتوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ خصوصاً نچلی سطح پر عورتوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے واقعات بڑی کثرت سے ہیں۔ مگر جب کبھی کسی مسلمان ملک میں اس قسم کا واقعہ ہو جاتا ہے تو اس کا بے تحاشا پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ یہ ہرگز انصاف نہیں۔ اسی طرح حضور نے واضح فرمایا کہ جہالت کے باعث بعض لوگوں کی طرف سے ہونے والی زیادتیوں کو کسی بھی مذہب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا کہ اسلام میں عورت اور مرد کو مساوی حقوق نہیں دئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا بے حد تفصیل کے ساتھ. کھول کھول کر. مثالیں دے دے کر جواب سمجھایا اور ایسے دلنشین انداز میں سمجھایا کہ جواب سب کر وہ خاتون اعتراف کرنے لگیں کہ بہت ہی جامع جواب سننے کو ملا ہے اور اس نے مزید مطالعہ کے لئے راہنمائی چاہی۔

حضور کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کی جسمانی ساخت میں فرق ہے اور اس اعتبار سے عورت بہرحال مرد سے کمزور ہے۔ حضور نے دنیا بھر میں ہونے والے کھیلوں کے مقابلوں کی مثال دیتے ہوئے پوچھا کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان باکسنگ کا مقابلہ ہو رہا ہو یا دوسرے ورزشی مقابلے عورتوں اور مردوں کے مابین کھیلے جا رہے ہوں۔ ایسا کیوں نہیں ہوتا، اس لئے کہ عورت کی جسمانی ساخت مرد سے مختلف ہے۔ چنانچہ اسی اعتبار سے مرد اور عورت کے لئے اسلام نے اپنے اپنے فرائض مقرر کئے ہیں۔ اور ان فرائض میں ہر جگہ عورت کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے اور ہر لحاظ سے اس پر کم از کم بوجھ ڈالا گیا ہے۔

اس سوال کے ایک اور پہلو کے حوالہ سے حضور نے واضح فرمایا کہ اسلامی تعلیم کبھی بھی کسی بھی ترقی کرنے والی عورت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنی۔ اگر کوئی عورت تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے تو وہ کر سکتی ہے، کوئی ملازمت کرنا چاہتی ہے تو وہ بھی کر سکتی ہے۔ حضور نے تاریخ اسلام سے اس کی مثال دی کہ ایک زوجہ مطہرہ نے تو فوج کی قیادت بھی کی جس سے اس امر کی واضح تردید ہوتی ہے کہ اسلام عورت کو دباتا ہے یا اسے زندگی کی سرگرمیوں سے دور رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جہاں تک اقتصادی رویہ کا تعلق ہے تو اسلام میں خاندان کے مالی امور کی ذمہ داری مرد پر ہے، وہ تمام اخراجات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اگر انصاف سے دیکھیں تو اسلام کا عورت پر احسان ہے۔ یہ امر اس کے ساتھ مہربانی کا آئینہ دار ہے اور یہ اس کے ساتھ Ill Treatment ہرگز نہیں ہے۔

اس سوال کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں کمزور ہوتی ہیں۔ اگر ہم انہیں غیر مذہب کے لوگوں سے بیاہنے کی اجازت دے دیں تو ان کا مذہب، ان کے حقوق خطرہ میں پڑ سکتے ہیں۔ جیسے کہ اکثر واقعات مغربی دنیا کے سامنے آتے رہتے ہیں کہ یہاں مرد عورتوں کو اپنی عیاشی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اور ان کے حقوق ادا کرنے کی طرف آتے ہی نہیں۔ اس لئے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی معصوم بچیوں کو اس تکلیف دہ صورت حال سے ہر ممکن طور پر بچائیں۔

اسی ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ بچیاں اگر جلد بیاہی جائیں تو ان کی صحت اچھی رہتی ہے اور وہ زیادہ عرصہ تک جوان رہتی ہیں اور وہ نئے ماحول میں جلد Adjust ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ بڑی عمر میں بیاہی جائیں تو علاوہ دیگر خرابیوں کے ان کی طبیعت اور مزاج میں ایک سختی بھی آ چکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نئے ماحول میں جذب ہونے کی صلاحیت کھو بیٹھتی ہیں اور نفسیاتی لحاظ سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں انہیں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسی طرح اگر عورتوں کو روزگار میں برابر کا شریک کیا جائے تو ایک خوفناک صورت حال مردوں کے بے روزگار ہو جانے کی پیدا ہو جائے گی جبکہ دوسری طرف ان کے گھروں کی دیکھ بھال کے لئے نوکر رکھنے پڑیں گے، جس سے گھریلو سکون اور لطف معدوم ہو جائے گا۔

حضور نے سوال کرنے والی خاتون کو اسلامی تعلیم پر گہرائی کے ساتھ سوچنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ آپ جتنا غور کریں گی اس طریق کو زیادہ معقول، مفید اور بہتر پائیں گی۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا کہ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں، جرمنی اور یورپ میں بھی طرح طرح کے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ وہ کیا معیار ہو سکتا ہے جس پر پرکھ کر ہم احمدیہ مسلم جماعت کو سچا سمجھیں؟

حضور نے موصوفہ کی تصحیح فرمائی کہ یہ جنہیں آپ مذاہب سمجھ رہی ہیں یہ دراصل مذاہب کے فرقے ہیں، اصل مذاہب تو چند ایک ہیں۔ مثلاً بدھ ازم، یہودیت، عیسائیت اور اسلام وغیرہ۔ اب جہاں تک اس میں سے اسلام کی صداقت کے سوال کا تعلق ہے تو اس بارہ میں حضور نے دو امور موصوفہ کے سامنے رکھے۔

(۱) انسان کے اندر کی آواز سب سے بڑا معیار ہوتا ہے۔ انسان کا شعور اور کامن سینس (Common sence) کسی بھی صداقت کو پرکھ سکتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کو اس میعار پر پرکھ کر دیکھیں پھر دیگر مذاہب کا موازنہ کریں۔، آپ کو صداقت واضح طور پر نظر آ جائے گی۔

(۲) اللہ سے دعا۔ کیونکہ تمام مذاہب کو بھیجنے والا اللہ ہی ہے، اس لئے اسی سے دعا کریں کہ وہ آپ کو صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرے۔

☆ ایک مہمان نے بتایا کہ اس کا جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ پندرہ سال سے تعلق ہے پھر اس نے پوچھا کہ ایران میں ملاں کا کیا کردار ہے، کیا یہی اسلام ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں قرآن کریم کا واضح اعلان "لااکراہ فی الدین" پڑھا اور فرمایا کہ اگر کوئی بھی قوم یا ملک اسلام پر زبردستی عمل کرواتی ہے تو وہ غلط ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عیسائی بھی خدا کے نام پر ظلم کرتے رہے ہیں مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ عیسائیت کو الزام دیں بلکہ الزام تو ان مظالم ڈھانے والوں پر ہو گا۔ پھر حضور نے تازہ مثال بھی دی کہ آئرش لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اس کا مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

☆ ایک مہمان کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ آپ خدا کو صرف محبت کہتے ہیں جو کہ کافی نہیں ہے، فرمایا کہ اگر آپ خدا کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اسے صرف سلوگن سے نہیں بلکہ اس کی مخلوق کو بھی سمجھنا ہو گا۔ حضور نے اس ضمن میں مثال دی کہ اگر کوئی شخص دیوار سے ٹکر مارے یا آگ میں انگلی ڈالے اور پھر سمجھے کہ اسے خدا کی محبت بچا لے گی تو یہ ہرگز درست نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ محض محبت کوئی چیز نہیں۔ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں محبت جائز ہی نہیں رہتی مثلاً ایک بچہ صبح میٹھی نیند سو رہا ہوتا ہے، ماں اسے مجبور کر کے اٹھاتی ہے کہ سکول جاؤ، تو کیا یہ محبت ہے یا تکلیف۔ بظاہر تو وہ اسے تکلیف دے رہی ہوتی ہے مگر اس کی محبت میں اسے تکلیف دی جا رہی ہے۔ یہ انسان کی کم علمی ہے کہ وہ اس قسم کی Suffering کو سمجھتا نہیں اور وہ اپنے عقیدہ کہ "خدا محبت ہی محبت ہے" سے توقع رکھتا ہے کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ یہ ہرگز درست نہیں۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اگر دنیا میں سزا نہ ہو تو جرائم بڑھ جائیں اور شریف انسانوں کے لئے زندگی اجیرن ہو جائے۔

یہ دلچسپ اور ایمان افروز مجلس سوال و جواب ساڑھے آٹھ بجے شب تک جاری رہی۔ حضور پرنور کمال بشاشت اور اثر انگیز انداز میں سوالات کے جوابات عطا فرما رہے تھے اور سامعین بھی کمال محویت کے عالم میں حضور کے جوابات سماعت فرما رہے تھے کہ امیر صاحب جرمنی نے عرض کیا کہ حضور مجلس کا وقت نصف گھنٹہ زیادہ ہو چکا ہے۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ وقت کی مجبوریاں ہیں، اس لئے اس مجلس کو سردست ختم کرتے ہیں۔ حضور نے سامعین کی پیاس دیکھ کر فرمایا کہ کل پھر ایسی ہی نشست فرانکفورٹ میں واقع ہمارے ایک سنٹر میں بھی ہو گی۔ جو مہمان وہاں تشریف لا سکیں وہ بڑی خوشی سے وہاں آ کر اپنے سوالات پوچھ لیں۔ اس طرح سے یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

۲۸ اگست.

آج بھی حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح نو بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک احباب جماعت کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور جن احباب جماعت کی

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

آپ کے ملک کے ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہو گا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

نظام جماعت کی بقا اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقا تعاون علی البر پر منحصر ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲ اگست ۱۹۹۶ء مطابق ۲ ظہور ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۳﴾

(سورہ المائدہ آیت ۳)

اس آیت کریمہ میں جو نصائح فرمائی گئی ہیں ان میں سے ابتدائی نصائح کا تعلق تو حج سے تعلق رکھنے والے مناسک اور محرمات اور حرمات سے ہے۔ جو عزت کے لائق چیزیں ہیں ان کی عزت کرو، ان کی عزت کے حق ادا کرو اور ہرگز کسی پہلو سے بھی کوتاہی نہ کرو اور حج کے فریضے کے وقت جن جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے رکے رہو، یہ عمومی نصیحت ہے جو فرمائی گئی ہے۔ اس کے بعد آیت کا وہ آخری حصہ جس کے پیش نظر میں نے اس آیت کا آج انتخاب کیا ہے وہ تعاون سے تعلق رکھتا ہے۔ فرمایا "تعاونوا علی البر والتقویٰ" نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرو اور اس سے پہلے اس آیت کا جو حصہ ہے وہ یہ ہے " و لا یجرِ منکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا" یہ وہ لوگ جنہوں نے مذہب کی دشمنی میں تمہیں حج بیت اللہ سے باز رکھا، روکے رکھا اور اس لحاظ سے انہوں نے تم پر ظلم کیا ان کی یہ دشمنی بھی تمہیں ان سے انصاف کرنے سے مانع نہ بنے۔ جہاں تک انصاف کے تقاضے ہیں ان کے معاملے میں پورے کرو لیکن صرف انصاف کے تقاضے پورا کرنا ہی تمہاری شان نہیں ہے "و تعاونوا علی البر والتقویٰ" ان سے تقویٰ اور نیکی میں تعاون بھی کرو۔

یہ عظیم الشان عالمگیر تعلیم ہے جس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بہت سے مسلمان علماء بعض دوسری آیات سے ایسا استنباط کرتے ہیں جو ان آیات کے واضح مضامین سے متصادم ہے، بیک وقت دونوں اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ پس قرآن کریم میں جو محکمات ہیں ان کے تابع متشابہات کی تاویل کی جاتی ہے نہ کہ متشابہات کے تابع محکمات کی۔ یہ وہ آیت ہے جو محکمات میں سے ہے۔ نہایت ہی اہم فرائض بلکہ تمام امت مسلمہ کے فرائض میں سے سب سے مرکزی فریضہ جو حج کا ہے اس کے متعلق تعلیم دی جا رہی ہے۔ قطعیت کے ساتھ یہ محکمات میں داخل آیت ہے۔ اور اس تعلق میں دو نصیحتیں جو فرمائی گئی ہیں ایک یہ کہ تم جب صاحب اختیار بنو تو ہرگز ایسی قوم سے بھی ناانصافی سے پیش نہ آؤ جو تم سے ناانصافی سے پیش آتی رہی ہو اور تمہارے دینی فرائض میں بھی مخل رہی ہو ان کے تعلق میں بھی یاد رکھو کہ تم نے مضبوطی کے ساتھ عدل کا دامن پکڑے رکھنا ہے اور مزید برآں اگر وہ نیک کام کریں تو ان سے تعاون کرو۔ اور نیک کام میں تعاون کرو اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ اب اکثر وہ تقویٰ سے تو عاری ہوتے ہیں اس لئے یہاں تقویٰ کا کیا مضمون ہے۔ تقویٰ کا جو مضمون یہاں پیش نظر ہے وہ ابتدائی، بنیادی انسانی فطرت میں ودیعت شدہ تقویٰ ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ہر قوم کلیتہً تقوی اللہ سے عاری ہو چکی ہوتی ہے۔ مشرکین بھی بعض کام اللہ کے تقویٰ سے اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ہندو مشرکین میں داخل ہیں ان میں ایسے لوگ بھی بت پرست ہیں جو محض خدا کی خاطر اور اللہ کے خوف کی خاطر صرف بنی نوع انسان میں سے ضرورت مندوں کی مدد نہیں کرتے بلکہ جانوروں کو بھی روٹی ڈالتے اور دانے پھینکتے ہیں۔ ایک موقع پر ایک ایسے ہی مشرک نے جو اپنے شرک کے زمانے میں پرندوں کو روٹی ڈالا کرتا تھا یا دانے پھینکا کرتا تھا یا گوشت پھینکتا تھا چیلیں اٹھا کے لے جائیں، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ وہ باتیں جو میں خدا کی خاطر اس زمانے میں کیا کرتا تھا کیا ان کا بھی کوئی اجر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اجر تو مل گیا تمہیں۔ تم جو ہدایت پا گئے تو اور اجر تمہیں کیا چاہئے۔ یہ انہی نیکیوں کا اجر ہے۔ پس تقویٰ ان میں بھی ہوتا ہے جو مشرک ہوں مگر محدود تقویٰ ہے اور تقویٰ کے جو ابتدائی معنے ہیں ان میں، ان میں آپ کو تقویٰ کی جھلکیاں دکھائی دیں گی اور دنیا میں کوئی انسان بھی نہیں ہے جو کسی نہ کسی پہلو سے تقویٰ کے مضمون پر عمل نہ کرتا ہو۔ بعض دہریہ ہیں لیکن تقویٰ کا وہ مضمون جو سچائی سے تعلق رکھتا ہے وہ ان کے اندر بھی آپ کو دکھائی دے گا۔ تقویٰ کے بغیر کوئی ہدایت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ مغربی قومیں جو خدا کے تصور کے بغیر ایک تحقیق کا سفر اختیار کئے ہوئے ہیں کیوں ان کو جزا مل رہی ہے، کیوں ان کی تحقیقات کو بے شمار پھل لگ رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں بھی جب تک یہ تقویٰ پر قدم رکھتے ہیں ان کو پھل ملتا ہے، جہاں تقویٰ سے ہٹ جاتے ہیں ان کو کوئی پھل نہیں ملتا۔ چنانچہ ایک لمبا عرصہ انہوں نے سائنس کی دنیا میں داخل ہونے سے پہلے اپنے تصورات کی متابعت کرتے ہوئے دولتمند بننے کی کوششیں کی ہیں۔ جس طرح ہمارے ملک میں کیمیاگری کی تلاش رہی ہے مغربی قوموں میں بھی کئی قسم کے نسخے استعمال ہوا کرتے تھے اور مذہب کے غلط تصورات کے نتیجے میں یہ جستجو کیا کرتے تھے کہ کس طرح ہم جلد سے جلد اپنے مقصد کو حاصل کرلیں۔ ان میں منفی مقاصد بھی ہوتے تھے اور مثبت بھی لیکن کبھی کسی کو کوئی پھل نہیں لگا۔ ان میں بعض دفعہ یہ بھی رواج تھا کہ اپنے دشمن کو مارنے کے لئے یہ اس کے بت بناتے، موم کے بت بناتے اور عین اس کے دل میں سوئیاں پیوست کر دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اب یہ سوئی جو ہے یہ اس کے دل میں چبھے گی۔ اب یہ ساری جہالت کی باتیں ہیں تقویٰ سے عاری ہیں۔ یعنی تقویٰ کے ان معنوں سے بھی عاری ہیں جو بنیادی طور پر ہر انسان کو کسی نہ کسی حد تک نصیب ہوا ہے۔

دراصل تقویٰ دل کی سچائی کا دوسرا نام ہے اور اگر دل سچا ہو تو پھر خدا تعالیٰ سے ہٹ کر الگ راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ اسی لئے قرآن کریم نے ہدایت کے آغاز میں ہی یہ فرمایا "ھدیً للمتقین" کتاب میں تو کوئی شک نہیں، اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ کتاب اللہ کا کلام ہے۔ اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ یہ الکتاب ہے یعنی کامل ہدایت ہے۔ اور اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ اس میں ہدایت کے سوا اور کچھ بھی نہیں لیکن "ھدیً للمتقین" ہدایت متقیوں کو ہی دے گی۔ جن میں تقویٰ نہیں ان کو کوئی ہدایت نہیں بخشے گی۔ پس یہاں بھی وہی تقویٰ کا ابتدائی معنیٰ ہے کہ اگر دل میں سچائی ہے تو پھر یہ ہدایت دے گی اگر دل میں سچائی نہیں ہے تو ہدایت نہیں دے گی۔ تو یہ سچائی کا مضمون تقویٰ کا آغاز ہے، تقویٰ کے آغاز سے تعلق رکھتا ہے۔ بغیر سچائی کے تقویٰ قائم نہیں ہو سکتا اور اگر تقویٰ کا خدا کے حوالے سے مضمون پیش نظر نہ بھی ہو تو ہر انسان کی سچائی اس کا تقویٰ بن جاتی ہے۔ کیونکہ تقویٰ کا مطلب بنیادی طور پر یہ ہے کہ ٹھوکروں کی جگہ سے بچ کر چلنا، جہاں نقصان ہو اس سے ہٹا کر قدم رکھنا۔ اور ان معنوں میں تقویٰ کا سب سے عام معنیٰ یہی ہے کہ انسان سچائی کو اختیار کرے سچائی کی روشنی میں آگے بڑھے اور جہاں جہاں ٹھوکر کا مقام ہے اس سے بچے۔ پس اس پہلو سے ہر انسان تقویٰ کا کوئی نہ کوئی مفہوم رکھتا ہے یا رکھ سکتا ہے اور جتنی انسانی ترقی ہدایت کی طرف ہوئی ہے خواہ وہ مادی ترقی ہی کیوں نہ ہو وہ تمام تر تقویٰ پر مبنی ہے۔ جہاں انسان نے جھوٹ کی پیروی کی وہاں اس کو کوئی بھی پھل نہیں ملا محنت کا۔

پس یہاں جو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ" اور ان قوموں سے تعاون خاص طور پر پیش نظر ہے جنہوں نے شرک اختیار کیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے اس لئے تقویٰ کا وہ معنیٰ لینا پڑے گا جو سب سے عام اور وسیع تر معنیٰ ہے۔ ان لوگوں سے بھی اچھی باتیں ہوتی ہیں ان میں ان سے تعاون کرو۔ حلف الفضول کی مثال وہ مثال ہے جو مشرکین کے دور میں تقویٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس زمانے میں بھی ان میں نیک لوگ تھے اور مظلوم کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور اس حمایت کے جذبے ہی نے ان کو مجبور کیا جو تین فضل نامی اشخاص تھے کہ ایک معاہدہ کی بنیاد ڈالیں جس میں شامل ہونے والے خواہ ان کے نام فضل ہوں یا نہ ہوں، جو بھی شامل ہوں یہ عہد کریں کہ ہم ضرور مظلوم کی حمایت کریں گے۔ تو یہ تقویٰ ہے جس پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے رسالت سے پہلے بھی تعاون فرمایا اور یہ وہ تعاون ہے جس کی امت کو تعلیم دی جا رہی ہے اور اس میں مذاہب کا فرق مٹا دیا گیا ہے۔ بد قوموں سے بھی، مشرک قوموں سے بھی نیکیوں میں تعاون کرو۔

یہ اتنی اہم تعلیم ہے کہ اگر اس کو ہم سمجھ لیں تو کسی اطاعت کے جذبے پر زور دینے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کیونکہ تعاون میں طوعی مضمون داخل ہے۔ نیک کام ہو رہا ہے دیکھتے ہو تو آگے بڑھو اس میں حصہ لو۔ تو جو لوگ نیکیوں میں تعاون کرتے ہوں اور یہ نہ پوچھتے ہوں کہ کیوں کریں، آخر کس کا حکم

ہے، ان لوگوں کو جن کو اس سوال کی عادت نہ رہے نیکی اپنی طرف کھینچے اور بےاختیار اچھی بات ہوتی دیکھیں تو آگے بڑھ کر اس میں حصہ لینے کی کوشش کریں ان کو کیا ضرورت ہے کہ ان کو زور سے کہا جائے اطاعت کیا کرو۔ کیونکہ اطاعت تو ہے ہی نیکی میں۔ جن کو تعاون کی روح سے نیکیاں اختیار کرنے کا جذبہ ہو، وہ اس میں بےاختیار پائیں اپنے آپ کو وہ نیکی میں حصہ لئے بغیر رہ نہ سکیں ان کی اطاعت کامل ہو جایا کرتی ہے، ناممکن ہے کہ وہ اطاعت سے پیچھے ہٹیں۔

ہر انسان جو نیکیوں میں تعاون کرنے والا ہو وہ معزّز سے معزّز تر ہوتا چلا جاتا ہے

پس آپ جماعت کے نظام پر غور کرکے دیکھیں اطاعت سے باز رہنے والے وہی ہیں جن کو نیکیوں میں تعاون کی عادت نہیں ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کیوں کریں؟ کس نے آپ کو اتھارٹی دی ہے؟ حالانکہ جو نیک کام میں تعاون کی ہدایت فرمائی گئی ہے اس میں کسی اتھارٹی کا ذکر نہیں۔ نیک کام میں تعاون کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہر پہلو سے اپنے ماتحتوں سے ان کے کاموں میں تعاون فرمایا کرتے تھے۔ رستہ دکھانے میں تعاون، بوجھ اٹھانے میں تعاون، گھر کے کاموں میں، مشاغل میں تعاون، کوئی سوال کرنے والی بڑھیا آکے سوال کرتی تھی تو تعاون کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ کسی بچے کا پیغام آگیا کہ مجھے آپؐ کی ضرورت ہے اٹھ کے اس کے گھر روانہ ہوئے۔ جو سب سے زیادہ مطاع بنایا گیا جس سے بڑھ کر مطاع کا مضمون کسی کی ذات میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہر نیکی کے مضمون میں، ہر الٰہی مضمون سے تعلق رکھنے والے معاملات میں سب کے سردار بنائے گئے اور سب کو آپؐ کے تابع فرما دیا گیا۔ وہ آدم کو فرشتوں کا سجدہ کرنا جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے وہ خلیفہ کے سامنے سجدہ تھا، خلیفۃ اللہ کے سامنے اور وہ اپنے اعلیٰ معانی کے طور پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی تھے حالانکہ اس سے پہلے تمام انبیاء بھی خلفاء ہی ہیں یعنی اللہ کے خلیفہ براہ راست اللہ کے خلیفہ اور ان کے ساتھ نیکیوں میں تعاون کرنے کا تمام کائنات کو حکم دیا گیا ہے۔ اس میں فرشتہ صفت لوگ بھی شامل ہیں، فرشتے بھی شامل ہیں۔ جب فرشتے شامل ہو جائیں تو کائنات کا سارا نظام داخل ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے بسااوقات آپ جو اعجازی نشان دیکھتے ہیں آپ سمجھتے ہیں کہ قانون قدرت کو توڑا گیا ہے۔ قانون قدرت کو توڑا نہیں جاتا بلکہ فرشتوں کے سجدے کا ایک یہ بھی مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ کے قوانین میں جہاں جہاں گنجائشیں موجود ہیں وہاں خلیفۃ اللہ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ان کو استعمال کرو۔ اور وہ انسان جو ابھی سائنسی لحاظ سے ترقی کی ادنیٰ منازل پر ہو وہ اپنے وقت میں اس مضمون کو سمجھ نہیں سکتا۔ وہ سمجھتا ہے معجزہ ہوگیا۔ معجزہ تو ہوا لیکن قانون قدرت کو توڑنے کا معجزہ نہیں ہوا کرتا کبھی۔ کیونکہ وہ قانون دان جو قانون بناتے وقت ضرورت کا خیال نہ رکھے اور اسے علم نہ ہو کہ کبھی میرا قانون ناکافی ہو جائے گا اور میرے مقاصد کی راہ میں حائل ہوگا اس کو توڑے بغیر میں اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتا وہ قانون دان ناقص ہے۔

پس اللہ کا قانون قدرت کامل قانون ہے اس میں ادنیٰ بھی آپ تضاد نہیں پائیں گے۔ جتنا چاہیں نظر دوڑائیں نظر تھکی ہوئی واپس آ جائے گی اور کوئی تضاد نہیں پائے گی یہ مضمون ہے قانون کے کمال کا۔ تو نبیوں کے لئے قانون توڑنے کا کیا مطلب ہے۔ اس لئے نبیوں کے لئے جو قانون ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ہمیں اپنے وقت کی معلومات کے لحاظ سے ان کی کمی کے پیش نظر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قانون توڑا گیا ہے۔ بعض لوگ آگ پر چلتے ہیں، قانون نہیں ٹوٹتا کیونکہ ایسے مادے موجود ہیں جن کو اگر استعمال کیا جائے اور پاؤں پر اچھی طرح ان کو مل لیا جائے تو انسولیشن پیدا کر دیتے ہیں اور جلنے والے احساسات کو وہ نم کر دیتے ہیں، ان کی قوت سلب ہو جاتی ہے، ایک قسم کی فالجی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اول تو جلنے کی راہ میں وہ مادے روک بن جاتے ہیں اور دوسرے احساس میں کمی آنے کی وجہ سے ایک انسان کوئلوں پر چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور البانیہ میں یہ بہت رواج ہے کہ بعض صوفی اپنا رعب ڈالنے کی خاطر وہ لوگوں کو یہ تماشے دکھاتے ہیں کہ دیکھو آگ کے کوئلے سلگاؤ ہم اس پر چل کے دکھائیں گے ہم خاص خدا والے لوگ ہیں اس لئے ہر معاملے میں ہماری اطاعت کرو۔ یہ بالکل جھوٹ ہے اور فرضی بات ہے۔

مگر آگ کو ٹھنڈا کرنے کے قوانین خدا نے خود بنائے ہوئے ہیں۔ ان قوانین کا علم ہو جائے تو پھر آپ کے لئے آگ ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قانون ایک بالا قانون ہے اور تعاون کے ذریعے جب انسان نیکیوں میں تعاون کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے قوانین کی تائید ہوتی ہے، ان کی مخالفت نہیں ہوتی۔ اور تعاون کے ذریعے انسان قوانین کی اطاعت کے لئے پہلے سے بڑھ کر آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو بتایا گیا ہے یعنی اگر مشرک سے تمہیں تعاون کرنے میں باک نہ رہے تو کیا نیک بندوں سے تعاون میں تمہیں باک ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو عورتوں سے بیعت لیتے وقت یہ الفاظ بیچ میں رکھے کہ ہم معروف میں آپ کی اطاعت کریں گی تو معروف سے مراد یہی تعاون کی باتیں ہیں۔ دراصل ہر بات کو خدا تعالیٰ نے فرض نہیں قرار دیا۔ بہت سی نیکیاں ہیں، راہ چلتے آپ ان نیکیوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں مگر ہر انسان کے لئے ضروری نہیں ہے کہ رستہ چلتے ہوئے ضرور کھڑا ہو اور ہر آدمی کی ضرورت پوری کئے بغیر آگے نہ بڑھے۔ اگر یہ ہو تو ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے لیکن کچھ نہ کچھ کو ضرور توفیق ملنی چاہئے۔

پس تعاون کا مضمون عام بھی ہے اور SELECTIVE بھی ہے یعنی حسب ضرورت تم میں روح ہونی چاہئے۔ جہاں تمہاری ضرورت ہو تم سمجھو کہ تمہاری ضرورت کے بغیر کوئی نیک کام ہونے سے رہ جائے گا وہاں امت محمدیہ سے یہ اللہ تعالیٰ کو توقع ہے کہ یہ پوچھے بغیر کہ یہ کس نے کہا ہے، کیوں ہم تعاون کریں، کس کا حکم آیا ہے فرمایا تمہاری فطرت کے اندر خدا نے داخل فرما دیا ہے نیکی کے کاموں میں تعاون کرنا ہے یہاں تک کہ بدوں سے بھی تعاون کرنا ہے، مشرکوں سے بھی تعاون کرنا ہے۔ یہ فطرت ثانیہ بنا لو تو نظام اسلام کو پھر کبھی کوئی ٹھوکر نہیں لگ سکتی کیونکہ نظام اسلام تو نیکیوں کے رائج کرنے کا نام ہے۔ حاکم اور محکوم کے جھگڑے مٹا دیتا ہے تعاون۔ اور وہ احساس کمتری جو بسااوقات اطاعت کی راہ میں حائل ہوتا ہے وہ احساس کمتری تعاون کرنے والوں میں ہوتا ہی نہیں۔ اگر ہے تو وہ تعاون نہیں کرسکیں گے۔ ایک انسان جب کسی غریب آدمی کے کاموں میں اس کا مددگار بنتا ہے تو اس کو جھکنا پڑتا ہے۔ اور جو احساس کمتری کا شکار ہو وہ سمجھتا ہے کہ اس کے ساتھ اگر میں نے کام کیا، اس کے لئے اگر میں جھکا تو گویا میری عزت میں فرق آ جائے گا۔ لیکن جسے کوئی احساس کمتری نہ ہو وہ ہر ایک کا کام کرتا ہے اور شرم محسوس نہیں کرتا بلکہ وہ کام کرنے سے اپنے نفس میں وہ ایک عزت پاتا ہے۔ وہ احساسِ عزت اس کا مقصود نہیں ہوتا مگر جزا کے طور پر ملتا ہے۔

اور ہر انسان جو نیکیوں میں تعاون کرنے والا ہو وہ معزز سے معزز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ لوگ صاحبِ اکرام ہو جاتے ہیں اور نبوت کا بھی یہی رستہ ہے جس رستے سے بالآخر نبوت تک بھی انسان پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو وحی کے بعد بہت ہی دردناک حالت میں پایا اور آپؐ نے "زملونی زملونی" کہہ کر یہ متوجہ کیا کہ میں تو نفسیاتی لحاظ سے شدید بحران کا شکار ہوچکا ہوں مجھے سخت سردی لگ رہی ہے۔ یہ ایک سردی کا لگنا جیسے ملیریا بخار میں لگتی ہے یا SEPTIC بخاروں میں لگتی ہے اس کا ایک تعلق اندرونی نفسیاتی بحران سے بھی ہے۔ بعض دفعہ جب کسی کو اچانک صدمہ پہنچے یا اچانک گھبراہٹ کی خبر ملے تو اچانک اسی طرح بہت تیزی کے ساتھ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ کوئی ایسی خبر ہو جس کی توقع نہ ہو جس کو انسان اپنے متعلق سوچ بھی نہ سکتا ہو۔ پس جتنا شدید حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بحران تھا اتنا ہی آپؐ کی سچائی پر گواہ تھا اور آپ کی انکساری پر گواہ تھا۔ یہ وہم و گمان میں بھی نہیں آپ کے آ سکتا تھا کہ میں

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔آئی۔اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

خدا کا نمائندہ بن کے بنی نوع انسان کو مخاطب ہوں گا۔ اگر نفس میں ادنیٰ بھی یہ خواہش ہوتی تو وہ بحران پیدا ہونا ناممکن تھا۔ اس حالت میں جب آپؐ کی بےقراری دیکھی تو حضرت خدیجہؓ نے تسلی دینے کے لئے یہ الفاظ عرض کئے "کلا و اللہ ما یخزیک اللہ ابداً" ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کا نام ہے یہ۔ وہ رشتے جو قریب کے رشتے ہیں ان کو جوڑنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے آپس کی خاندانی محبتیں بڑھیں۔ اور ہر ایک کے ذمے یہ کام ہے نہیں کہ گویا فرض ہے اس کے لئے۔ اپنے معاملے میں تو حقوق ادا کرنا فرض ہے مگر ایسے کام کرنا کہ رشتے جڑتے چلے جائیں اور رحمی تعلقات آپس میں مضبوط تر ہوں یہ وہ نیکی کا کام ہے جو تعاون علی البر ہے۔ کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اب کس پر یہ فرض ہے کہ ہر وقت کمزوروں کے بوجھ اٹھاتا پھرے اور شریعت تو ابھی نازل بھی نہیں ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم شریعت کے نزول سے پہلے مفلوک الحال، غریب لوگوں کے لئے ایک رحمت تھے، مجسم رحمت تھے۔ ان کا ہر دکھ بانٹا کرتے تھے۔ ان کی ہر مصیبت دور کرنے کے لئے کوشاں رہا کرتے تھے۔ اور معدوم اور ناپید نیکیاں کماتے ہیں۔ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی مثال دیکھیں کیسی عجیب مثال ہے۔

تقویٰ دل کی سچائی کا دوسرا نام ہے۔

عام نیکیاں جو معروف ہیں ان کو کرنا بھی تعاون ہی ہے لیکن جو نیکیاں ناپید ہو چکی ہوں، انسانی نظر سے غائب ہوگئی ہوں ان کو دوبارہ زندہ کردیں اور پھر ان پر عمل کرکے دکھائیں۔ انہوں نے عرض کیا آپ میں تو یہ باتیں ہیں۔ اور مہمان نوازی کرتے ہیں۔ جو پھر تعاون کا معنیٰ ہے ورنہ مہمان نوازی کب فرض ہے۔ اگر فرض ہوتا تو زبردستی کوئی حکومت، کوئی مذہب لوگوں کے گھروں میں مہمان داخل کر لیتا۔ یہ تعاون کا مضمون ہے۔ تبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جب مہمان آتے تھے تو مسجد میں بعض دفعہ اعلان کیا کرتے تھے کون ہے جو میری مدد کرے گا۔ یہ تعاون مانگنے کا ایک طریق تھا۔ حکم دے سکتے تھے مگر نہیں دیتے تھے۔ جانتے تھے کہ مہمان نوازی کا دائرہ احکام کے دائرے سے الگ ہے۔ پس جب بھی آپ آواز بلند کرتے ضرور لبیک کی آوازیں اٹھا کرتیں۔ اور ضرورت حقہ میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ یعنی وہ تمام ضروریات حقہ جو جائز ضروریات ہیں ان میں آپ جہاں تک آپ کا بس چلے آپ مدد کرتے ہیں۔ یہ وہ صفات ہیں جن کو خدا کبھی ضائع نہیں کر سکتا۔ اور جس وجہ سے آپ گھبرا رہے تھے اس کا جواب اسی میں ہے۔ اس سے بہتر کون ہے جو خدا کی طرف سے مامور کیا جائے۔ جس میں یہ صفات پائی جائیں وہی تو مطاع بننے کے اہل ہے۔ جو خود سب کا مطیع ہوگیا، تمام نیک کاموں میں ہر ایک کے سامنے جھک گیا وہی اس لائق ہے کہ اسے مطاع بنایا جائے۔ اور یہی وہ مضمون ہے جس کی طرف میں، آپ کو آج خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

آپ دنیا میں دعوت الی اللہ کا پیغام لے کے نکلے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ لوگ آپ سے نہ صرف تعاون کریں گے بلکہ آپ کو اپنا سردار مانیں گے۔ جو آپ کہیں گے کہ دین یہ ہے وہ آپ کی بات تسلیم کریں گے۔ جس طرف بلائیں گے آپ کے پیچھے چلیں گے۔ تو اس سے پہلے ایک نبوت کا مرتبہ حاصل کرنا ضروری ہے یعنی نبوت کا وہ مرتبہ جو نبوت کے انعام سے پہلے صفات کی صورت میں عطا کیا جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی اور غلامی کے لئے لازم ہے کہ ان تمام صفات کو اختیار کیا جائے جو حضرت اقدس کی نبوت سے پہلے بھی تھیں اور جن کو تفصیلاً بیان فرمائے بغیر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تعاونوا علی البر والتقویٰ" اور اس میں مشرکوں سے تعاون بھی تھا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو جب بعد ازاں، نبوت کے بعد حلف الفضول کا حوالہ دے کر ابوجہل سے کسی کا حق دلوانے کے لئے بلایا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اسی وقت روانہ ہوگئے یعنی مشرکوں سے تعاون اور مشرکوں سے تعاون لے رہے ہیں اور یہ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی بہترین مثال ہے۔

دوسری بات "تعاونوا علی البر والتقویٰ" میں یہ بھی داخل ہے یعنی علیٰ کا جو صلہ ہے یہ دو معنے پیدا کرتا ہے۔ نیک کاموں میں تعاون کرو اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ اور نیکی کی بناء پر تعاون کرو اور تقویٰ کی بناء پر تعاون کرو۔ یہ جو مضمون ہے یہ دوسرے دنیا کے بہت سے تعاون کرنے والے مضامین سے اس مضمون کو الگ کر دیتا ہے۔ آپ دیکھتے ہوں گے دنیا میں نیک کاموں کے لئے تعاون غیر قوموں میں بھی ملتا ہے مگر اللہ کی خاطر تعاون اور نیکی سے محبت کی بناء پر تعاون یہ دو چیزیں اکٹھی کم ملتی ہیں۔ ملتی تو ہیں لیکن شاذ کے طور پر، ایک قومی کردار کے طور پر نہیں ملتیں۔ بسااوقات یہ جو تحریکات ہیں غریبوں کی ہمدردی کی، بہت اچھی تحریکات ہیں ان میں گہرے انسانی جذبات ہی کارفرما ہوتے ہیں مگر اللہ کا خوف دامنگیر ہو یہ لازم نہیں ہے۔ بعض دہریہ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ بہت سی ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو افریقہ کے مظلوموں کی مدد کر رہی ہیں۔ جہاں پانی نہیں ملتا ان کے لئے پانی کی اپیلیں ہیں۔ آپس کی جنگوں میں اور فسادات میں جو لوگ مجروح ہو جاتے ہیں، مظلوم ہوتے ہیں، ان کی مدد کے لئے یہ محض انسانی ہمدردی سے تعاون ہوتا ہے مگر لازم نہیں کہ وہ خدا کی خاطر ایسا کرتے ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے میں جانتا ہوں بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جن کا عیسائیت سے بھی کوئی خاص تعلق نہیں رہا صرف بنی نوع انسان کی ہمدردی ان کا مذہب بن جاتا ہے۔ تو تقویٰ کا وہ مضمون جو اللہ سے ملاتا ہے وہ اس سے خالی ہوتے ہیں۔ تو مومن کو نصیحت فرمائی گئی کہ "بر" کی وجہ سے صرف نہ کرو، تقویٰ کی وجہ سے بھی کرو۔ اگر تقویٰ کی وجہ سے کروگے تو تمہاری یہ نیکی دونوں جہان کی سعادتیں دلوانے کا موجب بن جائے گی۔ اگر محض نیکی کی خاطر کروگے یعنی دل کی ہمدردی سے تو اس کی جزا تو پاؤ گے مگر وہ اعلیٰ جزا جو تمہیں مل سکتی ہے اس سے محروم رہ جاؤ گے۔ اب ظاہر بات ہے کہ تقویٰ کا یہ معنیٰ بلند تر معنیٰ ہے اس معنے سے جو میں نے پہلے بیان کیا تھا۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ آپ کوئی کام کریں اور کسی کی خاطر کرتے ہوں اور اس کو علم ہو کہ یہ تکلیف میری خاطر اٹھا رہا ہے تو کام خواہ نیکی کا ہو خواہ عام کام ہو مگر جس کی خاطر آپ کرتے ہیں وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر اس کا ایک قسم کا احسان ہوگیا ہے۔ یہ اگر احسان نہیں رکھا جاسکتا تو کم سے کم اس نے تو میری محبت کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی ہے اعلیٰ اخلاق کا تقاضا ہے کہ میں بھی اس کی خاطر کچھ ایسا کام کروں جو میرے لئے کرنا فرض نہ ہو یعنی فرض سے بڑھ کر اس کے لئے کوئی خدمت کروں۔ پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کو کھینچنے کے لئے یہ آیت کریمہ ایک بہت ہی عمدہ گر ہمیں بتلاتی ہے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی تو جس کے دل میں ہوگی اس نے تو کچھ کرنا ہی کرنا ہے اگر رضائے باری تعالیٰ پیش نظر ہو اور اس کی خاطر آپ تعاون کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پیار کی نگاہیں آپ پر پڑیں گی، آپ کی ہر نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب بن جائے گی۔ جس کی دنیا سنواریں گے اس کا دنیا سنوارنا آپ کی دنیا بھی سنوار جائے گا اور آپ کی عاقبت بھی سنوار جائے گا۔ یہ وہ دوسرا پہلو ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کا جسے ہمیں لازماً پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پھر یہ تو عام نصیحت ہے جو وسعت کے لحاظ سے تو بہت ہے یعنی انسانی زندگی کے ہر دائرے پر محیط ہے مگر مضمون کے تحکم کے لحاظ سے، لازم ہونے کے اعتبار سے یہ ایک نرم آیت ہے۔ یعنی مثبت پہلو میں اس میں ایک نرمی پائی جاتی ہے۔ نہ بھی کرو تو تمہارا گزارا ہو جائے گا اس کے نتیجے میں تمہیں جہنم نہیں ملے گی لیکن اعلیٰ خوبیوں سے، اعلیٰ مراتب سے محروم رہ جاؤ گے۔ اس کی ایک مثال ایک ایسے شخص کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی

ہوائی سفر کے لئے
خدمت کے نئے انداز
احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
INDO-ASIA REISEDIENST
دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے
مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں
اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں
جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے
پی آئی اے کی خصوصی پیشکش
چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت
آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں
ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر
منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع
Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
Hauptfiliale
Abu Dhabı U.A.E. Tel: 0097123529740 Tel: 009712221731

خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نیکیوں کی تعریف پوچھی کہ کیا کیا باتیں ہیں۔ جب اس کو پتہ چلا کہ فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی ہیں اس کے علاوہ نوافل کو حسین بنا کر اس رنگ میں کرنا کہ گویا نیکی کرنے والا محسن ہوگیا۔ تو اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھ میں ان باتوں کی طاقت نہیں ہے، مجھے تو صرف فرائض بتائیں۔ جتنے فرائض ہیں وہ میں کرلوں گا اس سے آگے نہیں بڑھوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے اگر تم اس عہد پر قائم رہو تو تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعاون کا مضمون طوعی ہے۔ اگر یہ لازم ہوتا تو پھر ان معنوں میں لازم کہ گویا اگر نہ کریں گے تو سزا ملے گی تو اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس کو نوافل سے آزاد نہ کرتے۔

تقویٰ کا سب سے عام معنی یہی ہے کہ انسان سچائی کو اختیار کرے، سچائی کی روشنی میں آگے بڑھے اور جہاں جہاں ٹھوکر کا مقام ہے اس سے بچے۔

مگر اگلا پہلو اس آیت کا وہ قطعیت رکھتا ہے۔ وہ تھوڑے دائرے پر اطلاق پاتا ہے لیکن بڑی شدت کے ساتھ اطلاق پاتا ہے اور وہ یہ ہے "و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان"۔ جہاں گناہ کا تعلق ہو اور جہاں بعض لوگ بعضوں پر زیادتی کر رہے ہوں وہاں ہرگز تعاون نہیں کرنا۔ وہاں اگر تعاون کروگے تو تم یاد رکھو "ان اللہ شدید العقاب" اللہ تعالیٰ سخت پکڑنے والا ہے، سخت عذاب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ سے بچو۔ تو بعض دفعہ مثبت مضمون نرم ہو جاتا ہے اور منفی مضمون زیادہ شدید ہو جاتا ہے یہ اس کی ایک مثال ہے۔ اور نیکیوں میں تعاون کرنا ہے، بدیوں میں ہرگز نہیں کرنا اس کی ایک مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ایک تمثیل کے طور پر پیش فرماتے ہیں۔ بخاری کی یہ حدیث ہے کتاب الشرکہ باب...... اس کا ترجمہ بہرحال پیش کر دیتا ہوں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرتا ہے اور اس شخص کی مثال جو ان حدود کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ ڈالا۔ کچھ لوگوں کو اوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی۔ جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے۔ بظاہر آپ سمجھتے ہیں کہ الٹ ہونا چاہئے، اوپر والوں کو پانی کے قریب آنے کے لئے نیچے آنا چاہئے مگر اگر چاروں طرف سے دیواریں اٹھی ہوئی ہوں اور پانی کو اندر آنے کی راہ نہ ہو تو آپ کیسے نیچے کی منزل سے پانی لے سکتے ہیں۔ تو اوپر جہاں کشتی کا اوپر کا کنارہ ہے وہاں سے ڈول پھینکا جا سکتا ہے اندر سے ڈول نہیں پھینکا جا سکتا۔ تو یہ مضمون ہے کہ نیچے کی منزل والوں کے لئے ضروری تھا کہ اوپر جائیں اور اوپر جا کر وہاں سے ڈول ڈالیں اور اپنا پانی حاصل کریں۔ اور اوپر کی منزل والوں کو یہ آرام تھا کہ اوپر بیٹھے بیٹھے وہ پانی حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اس پر جو نیچے کی منزل والے تھے ان میں سے ایک بےوقوف نے یہ مشورہ دیا کہ کیوں نہ ہم یہیں سوراخ کر لیں اور سوراخ کر کے اپنا پانی نیچے سے حاصل کر لیں۔ اب "و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کی مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پیش فرما رہے ہیں۔ اوپر کی منزل والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ خیال کر کے کہ ان کا کام ہے یہ جو مرضی کرتے پھریں ہمیں کیا اس سے، اس میں دخل نہ دیں تو یہ لوگ خود بھی غرق ہوں گے اور اوپر والوں کو بھی غرق کر دیں گے۔ اس لئے یہاں اوپر والوں کا فرض ہے کہ ان کو ان کے اس بظاہر حق سے محروم کردیں کیوں کہ یہ بدی کر رہے ہیں اور بدی میں کوئی تعاون نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے جب نہی عن المنکر کی بات ہوتی ہے تو یہ مراد ہے کہ بدیوں سے روکنا ہے لیکن اگر بدیوں سے روکنا اس مرتبے تک جا پہنچے کہ ساری قوم کی ہلاکت کا موجب بنے تو پھر خدا تعالیٰ اسی حد تک دخل اندازی کا بھی حق دیتا ہے۔ اور اگر انسان یہ کہے کہ یہ تو تعاون کی روح کے خلاف ہے، ہم کیوں نہ ان سے تعاون کریں، ان کو کرنے دیں جو وہ کرتے ہیں تو یہ جہالت ہوگی۔ فرمایا کہ اگر وہ ان کو نہیں روکیں گے تو تمام غرق ہو جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف سے، یہ ترمذی ابواب الفتن باب امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے لی گئی ہے۔ یہ چونکہ ہم اب تعاون کی گفتگو کرتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بات شروع کر بیٹھے ہیں تو اس مضمون پر ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے پھر تم دعائیں کروگے لیکن وہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

پس یہ اہمیت ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کی جس کو اگر آپ ذہن نشین کر لیں تو آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ آپ کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ پس بظاہر تعاون کرنا ایک نفلی کام ہے مگر جب اس پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ یہ نفلی کام ایسا ہے جو آپ کی قومی بقا کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر آپ نیکیوں میں تعاون کرنا سیکھ جائیں اور برائیوں سے روکنے کی عادت ڈال لیں خواہ آپ کو امارت نصیب ہو یا نہ ہو لیکن عادت بنا لیں کہ جہاں اچھا کام ہے آپ نے آگے بڑھ کر اس کی مدد کی کوشش کرنی ہے جہاں بری بات ہو رہی ہے وہاں اور کچھ نہیں تو زبان سے روکیں۔ پس یہ تصور جو مولویوں والا ہے کہ زبردستی کسی نے سر پہ دوپٹہ نہیں رکھا ہوا تو اس کو تھپڑ مارو اور اس کے سر پہ زبردستی دوپٹہ پہنادو یہ ہرگز اس آیت کا مضمون نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کبھی کسی مسلمان عورت کو زبردستی برقع نہیں پہنایا۔ قرآن کریم میں نصیحتیں آتی رہی ہیں۔ یہ مضمون تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ مگر ایک بھی واقعہ ایسا نہیں کہ کوئی عورت آنحضورؐ کی خدمت میں گھسیٹ کے لائی گئی ہو کہ یا رسول اللہ! یہ پردہ نہیں کر رہی تھی ٹھیک طریقے سے۔ نہیں کر رہی تھی تو خدا اس کے ساتھ نپٹے گا لیکن پردے کی نصیحت کرنا یہ سوسائٹی کا شیوہ تھا۔ نیک باتوں کی تاکید کرنا بری باتوں سے روکنا یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی آیت میں اور معروف کے حکم اور بدی سے روکنے کے مضمون میں ہمارے سامنے کھولتا ہے۔

تعاون علی البر و التقویٰ تو ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کے ایسے پھل ہیں جو پھر آگے پھل پیدا کرنے والے درخت بن جایا کرتے ہیں۔

پس یہ اپنی عادت بنائیں کہ اچھی بات میں اس لئے تعاون کریں کہ اچھی بات ہے۔ آپ نے اچھی بات

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

گائے کے گوشت سے تیارشدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

عمدہ کوالٹی

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ، ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔

اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA — SKY — TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

کو اپنا کر اس کے لئے ایسی کوشش کرنی ہے جیسے اپنی چیز ہے۔ اور جب برائی سے روکتے ہیں تو اس وقت آپ کو اختیار ہے طاقت کے استعمال کا جب خدا تعالیٰ آپ کو اس پر مامور کرتا ہے۔ اور جب ایسے معاملات میں کوئی شخص بعض احمقانہ فیصلے کرکے ان پر عمل کر رہا ہے جس سے ساری قوم کی بربادی لازم ہو جاتی ہے اس صورت میں قوم کو اجازت ہے، انفرادی طور پر ہر شخص کو یہ اجازت ہی نہیں کہ وہ بیچ میں دخل اندازی کرتا پھرے۔

گھروں کو "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی آماجگاہ بنادیں۔ یہاں یہ تعاون کی روح پرورش پائے پھر جب گھروں سے نکل کر گلیوں میں جائے گی تو اسی طرح تعاون کی روح ماحول کو تعاون کرنے پر مجبور کرتی چلی جائے گی۔ یہ طاقتور اور غالب آنے والی روح ہے۔

بہرحال یہ وہ عمومی مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں جماعت کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو جب میں کہتا ہوں کہ اطاعت کریں، اطاعت کی روح اختیار کریں، چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار کی بھی اطاعت کریں تو یاد رکھیں وہ چھوٹے سے چھوٹے عہدے کی اطاعت کا اختیار کرنا آپ کے تعاون کی روح سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نیک کاموں میں تعاون مانگا کرتے تھے۔ بسااوقات صحابہ سے سوال کیا کرتے تھے کون ہے جو اس معاملے میں میرا مددگار ہوگا۔ قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کے تعلق میں یہ بیان ہوا ہے اور کسی نبی کے تعلق میں اس طرح بیان نہیں ہوا کہ اس نے یہ اعلان کیا ہو "من انصاری الی اللّٰہ"۔ کون ہے جو اللہ کی خاطر میرا مددگار ثابت ہو یعنی تعاون مانگا گیا ہے۔ اور حضرت مسیحؑ کے تعلق میں اس کا بیان کرنا دراصل جماعت احمدیہ کے لئے ایک پیغام رکھتا ہے کہ تم اگر واقعی سچے مسیح ثانی کے غلام ہو تو اس بات کو یاد رکھنا کہ وہ جب نیکی کے کاموں کے لئے تم سے خدا کی خاطر تعاون مانگے گا تو ضرور تعاون پیش کرنا ہے۔ اور اس تعاون کے ساتھ اطاعت جب وابستہ ہو جائے تو اطاعت میں ایک لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے احساس کمتری کا ہر شائبہ نکل جاتا ہے۔ جو شخص یہ پوچھے بغیر تعاون کرتا ہے کہ کوئی حاکم ہے بھی کہ نہیں، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں اپنے غلاموں سے تعاون کرتا ہے، اپنے نوکروں سے تعاون کرتا ہے، اپنے بچوں سے تعاون کرتا ہے، اس شخص کے لئے یہ کہاں کا موقع ہے کہ جب اس کو خدا کے نام پر کچھ کہا جائے اطاعت کرو تو وہ کہے میں کیوں کروں۔ نیکی سے محبت، نیکی سے تعاون اس کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے اور جب وہ کرتا ہے تو پھر دراصل اپنی ہی اطاعت کرتا ہے، غیر کی اطاعت اڑ جاتی ہے۔ اور تقویٰ کا مضمون بتاتا ہے کہ اللہ کی خاطر وہ اپنے نفس کی نیک باتوں کی اطاعت کرتا ہے، اپنے نفس کی بد باتوں سے رک جاتا ہے۔ تو یہ ایک بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے جو تمام انسانی زندگی پر محیط ہو جاتا ہے اگر قرآن کریم کی نصائح پر غور کرے ان کو سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات اور آپ کی صفات کے حوالے سے اس مضمون پر عمل کرے نہ کہ کسی مولویانہ تفسیر کے تابع اس پر عمل کرے۔

پس جماعت کو تعاون اختیار کرنا، ایک دوسرے سے تعاون کرنا حرز جان بنا لینا چاہئے یعنی ایسی بات کہ ان کی زندگی کی گہرائی تک، پاتال تک اتر چکی ہو۔ ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہو۔ ان کی فطرت ثانیہ نہیں، فطرت اولیٰ جاگ اٹھے کیونکہ یہی تو فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ ہر اچھی بات میں تعاون کرو، ہر بات جو خدا سے تعلق والی ہو جو خدا چاہتا ہے، تقویٰ کا مضمون یہ ہے جو اللہ چاہتا ہے ویسا ہی کرو تو پھر جھگڑے اٹھ جاتے ہیں کون حاکم، کون محکوم۔ تمام حاکم اور تمام محکوم ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ ایک عظیم مساوات ہے جس کی کوئی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی اور انسان کسی کے سامنے گردن جھکانے پر کسی پہلو سے بھی عار محسوس نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میری گردن تو خود میرے اندر کی نیکیوں کے سامنے خم ہو چکی ہے۔ میں تو اپنے دل کی نیک آوازوں کے خلاف سر اٹھا ہی نہیں سکتا تو جب باہر سے وہ آواز آئے کیسے میں اس کی مخالفت کروں گا۔

پس اگر اس پہلو کے پیش نظر ہم اپنی تمام زندگی کو "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کے تابع کر لیں گے تو جماعت کو پھر کسی قسم کے کوئی خطرات درپیش نہیں ہوں گے اور جماعت کی بقاء کا راز اس میں ہے۔ کیونکہ نظام جماعت کی بقاء اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقاء تعاون علی البر پہ منحصر ہے۔ یہ وہ مزاج ہے جو اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ اطاعت کو اختیار کریں تو جماعت کی ساری زندگی میں ہر جگہ ایک حیرت انگیز دلکشی پیدا ہو جائے گی۔ ایک آدمی آپ کو بلاتا ہے آؤ یہ کام کریں، یہ پوچھے بغیر کہ اسے بلانے کا اختیار ہے کہ نہیں اگر اچھی بات کی طرف بلا رہا ہے آپ دوڑے ہوئے چلے جائیں گے۔ مشرک بلاتا ہے تو چلے جاتے ہیں تو مومن بلاتا ہے کیوں نہیں جائیں گے۔ ہر اچھے کام میں ایک دوسرے کے ساتھ، ایک دوسرے سے بڑھ کر آپ تعاون اختیار کرنا شروع کریں گے اور یہ جو جذبہ ہے اس سے قوموں کی تقدیر بدل جائے گی۔ اس کے بغیر ناممکن ہے کہ آپ دنیا میں عظیم روحانی انقلاب برپا کر سکیں۔

اشتہار جیسے بھی ہوں، سستے داموں اور عمدہ چھپائی کے لئے
ہم سے رابطہ کریں
جرمنی بھر میں اشتہار آپ تک پہنچانے کا مفت انتظام موجود ہے۔
MUBARIK ARIF Tel & Fax 06897-843657

آنے والے آ رہے ہیں آپ کو دیکھ رہے ہیں اور سب سے زیادہ ان کی ذات پر آپ کا یہ اندرونی تعاون ہے جو اثر انداز ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر البانیہ کے آئے ہوئے ایک عالم نے یہ بیان کیا کہ میں تو جب آپ کو ایک ہوئے ہوئے دیکھتا ہوں، وہ یہ بیان نہیں کرسکا کہ کیا بات ہے۔ وہ تعاون علی البر تھا جس کو وہ دیکھ رہا تھا۔ بوڑھے، بچے، جوان ہر نیکی کی آواز پر آگے بڑھتے اور لبیک کہا اور ہر بوجھ اٹھا لیا۔ حالانکہ ان پر فرض نہیں تھا کوئی زبردستی نہیں تھی کوئی طاقت نہیں تھی نظام کے پاس کہ زبردستی ان کو ان کاموں پہ مامور کرے۔ کس نے ان کو کہا تھا کہ اپنے دفتروں سے چھٹیاں لیں، کنہوں نے سکول کے بچوں اور کالج کے طالب علموں کو کہا تھا کہ اپنی پڑھائیاں ایک طرف کر دو آج اور دوڑتے ہوئے خدمت دین کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ کوئی حکم ایسا نہیں تھا جس کی پابندی ان پر لازم ہوتی۔ جو نہیں تھے ان کو کبھی کوئی سزا نہیں ملی۔ سینکڑوں ہیں جو محروم رہے ہیں کبھی کسی نے آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھا کہ تم کون لوگ ہو۔ اگر دیکھا ہے تو رحم کی نظر سے دیکھا ہے کہ بےچارے محروم رہے مگر غصے کی نظر کبھی کسی پہ نہیں ڈالی گئی۔ یہ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" تھا جس نے ان کو حیرت زدہ کر دیا اور انہوں نے کہا کہ اب میں سمجھا ہوں یہ صداقت ہوتی کیا ہے۔ اب میں سمجھا ہوں کہ سچائی کس کا نام ہے اور اس اقرار کے بعد انہوں نے فوراً بیعت کر لی اور یہ عہد کرکے واپس گئے ہیں کہ اب میں اپنی ساری قوم کو جب تک احمدی نہ بنا لوں میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

تو "تعاونوا علی البر والتقویٰ" تو ایک عظیم الشان نعمت ہے اس کے ایسے پھل ہیں جو پھر آگے پھل پیدا کرنے والے درخت بن جایا کرتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ ابھی کل ہی اس کی ایک اور مثال میرے سامنے آئی جب سینیگال کا وفد مجھے آخری دفعہ جانے سے پہلے ملنے کے لئے آیا تو ان کے ساتھ گیمبیا کے ایک بہت بڑے چیف بھی تھے جو احمدی نہیں تھے۔ نہ چلتے وقت احمدی تھے نہ یہاں پہنچ کر انہوں نے احمدیت کا کوئی اظہار کیا، بالکل خاموش رہے ہیں۔ مسئلہ بھی کوئی نہیں پوچھا لیکن ان کی خواہش تھی میں بھی جاؤں دیکھوں کیا ہوتا ہے تمہارے ہاں، ان کو بلا لیا گیا۔ جب وفد سے میری باتیں ختم ہوئیں اس میں مضمون یہی چل رہا تھا جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اس طرح اب آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو سچائی کی طرف بلانا ہے کیونکہ آپ کو اللہ نے یہ نعمت عطا کی ہے۔ آپ پر فریضہ تو نہیں ہے ان معنوں میں کہ آپ نہ کریں تو ہم آپ کو پوچھ سکتے ہیں مگر اس کو اپنے دل کا جذبہ بنالیں۔ ایسا جذبہ بنائیں کہ آپ بےاختیار ہو جائیں، آپ سے ہو نہ سکے کہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کے بغیر آپ چین سے بیٹھ سکیں۔

یہ جب باتیں میں کر رہا تھا تو ان کے چہرے کے آثار بتا رہے تھے کہ وہ پہلے ہی اس کے لئے تیار بیٹھے تھے اور ان کے دل کی آواز تھی جو میری زبان سے نکل رہی تھی۔ جب ہماری باتیں ختم ہوئیں تو وہ گیمبین چیف نے ہاتھ اٹھایا کہ میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیں۔ انہوں نے بتایا کہ دیکھیں میں چلتے وقت احمدی نہیں تھا میرا احمدیت قبول کرنے کا کوئی دور کا بھی خیال نہیں تھا۔ اور امیر صاحب نے جو ان کے ساتھ تھے بتایا کہ وہاں یہ ہم سے تعاون کرتے تھے مگر صاف کہتے تھے کہ احمدی میں نے نہیں ہونا۔ ان کی اپنی مجبوریاں تھیں۔ تو اب یہ دیکھیں ایک تعاون ایک اور نیکی پر منتج ہوتا ہے اور تعاون پھر اس شخص کو جو تعاون کے نتیجے میں نیکی پاتا ہے کس طرح ہدایت کی طرف گویا پکڑ کر لے جاتا ہے، ہاتھ پکڑ کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا یہاں جب میں نے آکے دیکھا تو آپ لوگوں کو میں نے عجیب پایا۔ محض نیکی کی خاطر اس طرح کیڑیوں کی طرح دن رات کام ہو رہا تھا۔ سب خوش تھے، سب ایک دوسرے سے محبت کر رہے تھے۔ ہر ایک کو دوسرے سے تعاون کے لئے دل کے جذبے تھے جو مجبور کر رہے تھے، میں نے کوئی بیرونی دباؤ ایسا نہیں دیکھا جس کے نتیجے میں یہ ہوا ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ دیکھنے کے بعد میں غیر احمدی رہ کیسے سکتا ہوں۔ آج میں ابھی اعلان کرتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ میں احمدی ہوں بلکہ واپس جاکر چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک اپنی ساری قوم کو احمدی نہ بنالوں۔

اب اس کے نتیجے میں دیکھیں میں آپ کو ایک ایسی مثال دے رہا ہوں جس طرح حضور اکرم

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Ring : 0181-265-6000

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے شرک کے زمانے کی نیکیاں ہی تو تھیں جو تمہیں ہدایت تک لے آئی ہیں اور کیا جزاء چاہتے ہو۔ تو ان کے تعاون کی جزاء تھی جو ان کو خدا نے یہاں پہنچنے کی توفیق بخشی اور تعاون ہی تھا جسے دیکھ کر ان کے دل کی کایا پلٹ گئی۔ اور جو ایمان افروز نظارہ اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ ممبر پارلیمنٹ جو سینیگال سے آئے ہوئے تھے اس بات کو سن کر اتنا خوش ہوئے کہ اس کے ہاتھ پکڑ پکڑ کے چومنے لگے کہ تم نے ہمارے دل کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ یہ جذبہ بنائے نہیں بن سکتا۔ یہ اللہ کا احسان ہے اور تعاون ہی کے پھل ہیں۔ پس بر اور تقویٰ پر تعاون کو آگے بڑھاتے رہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جب مجھے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے میں شامل ہونے کی توفیق ملی تو شروع ہی میں میں نے ان کو چند نصیحتیں کی تھیں جو جلسہ سالانہ کے آغاز پر کی جاتی ہیں اور انہوں نے اس طرح اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا کہ خود وہاں کے جو شرکاء کار تھے انہوں نے مجھ سے ملاقات کے دوران کہا کہ آج تک ہم نے کبھی اتنی حیرت انگیز تعاون کی روح پہلے نہیں دیکھی تھی۔ بچہ بچہ، بوڑھا، جوان اس طرح تعاون کر رہا تھا کہ یہ فرق ہی مٹ گیا تھا کہ کیوں کوئی کام کرے۔ حاکم اور محکوم کے تفرقے مٹ گئے تھے۔ ایک آواز اٹھتی تھی نیکی کے لئے سارے دوڑے چلے آتے تھے۔ اور یہ جو تعاون ہے پہلے آپ کو گھروں میں کرنا ہوگا۔ اس بات کو ہم اکثر بھول جاتے ہیں کہ جب ہم قومی باتیں کرتے ہیں تو ان باتوں کا آغاز گھروں سے ہوا کرتا ہے۔ بچوں کی تربیت میں میرا ساری زندگی کا تجربے کا نچوڑ یہ ہے کہ ان سے آپ نیکی کے معاملات میں تعاون کریں اور تحکم کی بجائے تعاون لیں تو کبھی وہ معصیت نہیں کریں گے۔ کبھی آپ کی نافرمانی کا تصور بھی ان کے دماغ میں نہیں آسکتا۔

اور یہ ہر اس گھر کا جائزہ بتاتا ہے جہاں بچوں کی تربیت اس رنگ میں کی گئی ہے کہ ماں باپ ان کے کاموں میں ان کے لئے جھکتے ہیں، ان سے تعاون کرتے ہیں اور حکم دیئے بغیر تعاون چاہتے ہیں اس وقت بچوں کی نگاہیں اپنے ماں باپ کی رضا پر لگی رہتی ہیں۔ ان کو ہرگز ڈانٹنے کی کوئی ضرورت نہیں، کسی سزا کی ضرورت نہیں، آپ کی نظروں میں ذرا سی پیار کی کمی دیکھیں آپ کی نظروں میں ذرا سی مایوسی کے آثار پائیں بےقرار ہو جاتے ہیں، تڑپ اٹھتے ہیں۔ جب تک وہ آپ کے چہرے پہ خوشی کے آثار نہ دیکھ لیں ان کو چین نہیں ملتا۔ ایسے بچے نافرمان کیسے ہو سکتے ہیں۔ ایسے بچے آپ کی اطاعت کے دائرے سے دور کیسے جا سکتے ہیں۔ تو جہاں اپنے گھر میں یہ تجربہ نہ کیا ہو وہاں جماعت میں بھی یہ تجربہ نہیں ہوگا۔ گھروں کو "تعاونوا علی البر والتقوی" کی آماجگاہ بنادیں۔ یہاں یہ تعاون کی روح پرورش پائے پھر جب گھروں سے نکل کر گلیوں میں جائے گی تو اسی طرح تعاون کی روح ماحول کو تعاون کرنے پر مجبور کرتی چلی جائے گی۔ یہ طاقتور اور غالب آنے والی روح ہے اور لازماً اس کو غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس تعلق میں خواہ جلسوں کے انتظام ہوں، مہمانوں کا تعلق ہو، یہاں بھی آپ نے دیکھا ہر آنے والے سے تعاون کیا گیا ہے خواہ وہ جرمن جماعت تھی یا بلجیئم کی جماعت تھی یا اکیلا کہیں سے آنے والا تھا۔ قطع نظر اس کے کون آیا، کہاں سے آیا، اس کا حق کیا بنتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے جلسے کی انتظامیہ نے ہر ایک سے تعاون کیا اور جرمنی میں بعینہٖ یہی ہوتا ہے، ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ بلجیئم میں بعینہٖ یہی ہوتا ہے۔ ہالینڈ میں بالکل اسی طرح ہوتا ہے، ناروے میں اسی طرح ہوتا ہے۔ جہاں جہاں میں جاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے میں جماعت کو بہت مستعد پاتا ہوں کہ ہر آنے والے کے ساتھ نیکی کی وجہ سے تعاون ہو رہا ہے اس سے کوئی غرض نہیں، کچھ دینا نہیں، تکلیف اٹھا کے بھی تعاون کیا جاتا ہے۔

پس اس میں ہماری زندگی کا راز ہے ہماری بقاء کا راز ہے اور قوموں میں جس اصلاح کے لئے ہم مامور کئے گئے ہیں وہ اصلاح تبھی ممکن ہوگی اگر ہم "تعاونوا علی البر والتقوی" کی روح پر قائم ہوں۔ "و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کی ہدایت کو پیشِ نظر رکھیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تقویٰ ایک تریاق ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کو چاہئے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بےجا خوش نہ ہوں۔ تورات میں لکھا ہے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں، کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے۔

ہر اک نیکی کی جڑ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہیں وہ بھی متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے۔ نرا زبانی دعویٰ ٹھیک نہیں۔ اگر یہ لوگ متقی ہیں تو پھر متقی ہونے کے جو نتائج ہیں وہ ان میں کیوں نہیں؟ نہ مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے۔ تقویٰ ایک تریاق ہے جو اسے استعمال کرتا ہے وہ تمام زہروں سے نجات پاتا ہے۔ مگر تقویٰ کامل ہونا چاہئے۔ تقویٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے جیسے کسی کو بھوک لگی ہو اور وہ ایک دانہ کھالے۔ ظاہر ہے کہ اس کا کھانا اور نہ کھانا برابر ہے۔ ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہیں بجھ سکتی۔ یہی حال تقویٰ کا ہے۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں ہو سکتا۔ پس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان اللہ مع الذین اتقوا" (النحل: ۱۲۹) خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے کہ یہ متقی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صہ ۲۰۱، ۲۰۲)

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آدمی کتے کو جو کاٹے تو خبر بنتی ہے

ایک بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی (AFP) نے خبر دی ہے کہ مصری اخباروں کے مطابق ایک شخص جب شیفرڈ نسل کے کتے کو چرانے کی کوشش کر رہا تھا تو کتے نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔ چور نے جھنجھلا کر کتے کو چپ کرانے کی غرض سے اپنے دانتوں سے اس کا کان کاٹ دیا۔

قارئین سوچیں گے کہ کیا یہ اتنی بڑی خبر تھی کہ بین الاقوامی پریس اس کا نوٹس لیتا۔ جی ہاں جب آدمی کبھی اضطراری حالت میں بھی کتے کو کاٹ دے تو خبر بن جاتی ہے جبکہ ہزاروں کتے روزانہ آدمیوں پر بھونکتے بھی ہیں اور کاٹتے بھی ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ خبر تو کیا بنے کسی کے کان پر جوں تک بھی رینگے۔ قافلے چلتے رہتے ہیں کتے بھونکتے رہتے ہیں فقیر اپنا رزق تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ ان کا روز کا کام ہے ان کو پتہ ہوتا ہے کہ ان پر کتے ضرور بھونکیں گے اور کچھ کاٹیں گے بھی لیکن وہ اپنے کام کئے جاتے ہیں۔ ان غریبوں کی کوئی خبر اخباروں میں نہیں چھپتی۔ شاید اسی لئے عرفی نے کہا تھا۔

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

توہم پرستی کی بلا

توہم پرستی عموماً جہالت اور شرک کی پیداوار خیال کی جاتی ہے اور یہ دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی ہے۔ سڈنی کے علاقہ ولوبی (Willoughby) میں چینی آبادکاروں کی تعداد ہر پانچ سال میں دگنی ہو رہی ہے۔ انہوں نے کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ ہمارے مکانوں اور گلیوں سے نمبر چار ختم کر دیا جائے کیونکہ وہ اسے منحوس سمجھتے ہیں۔ چینی زبان میں ۴ کا عدد اور "موت" کا لفظ صوتی لحاظ سے باہم اتنے ملتے جلتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ میں چار نمبر کے مکان میں رہتا ہوں تو وہ سمجھے گا یہ کہہ رہا ہے کہ موت گھر میں رہتا ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی چینی اپنی زبان میں کہے کہ میں گلی نمبر چار میں رہتا ہوں تو سننے والا یہ خیال کر سکتا ہے کہ شاید اس نے "کوچہ مرگ" میں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔ چنانچہ چینی آبادکاروں کا مطالبہ کونسل کے اجلاس میں پیش کیا گیا جس پر سخت تنقید کی گئی کہ عام طریق سے محض وہم کی بناء پر ہٹنا اکثریت کو چینیوں کے خلاف انگیخت کرنے والی بات ہے اور نظم و نسق میں بعض مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ کونسل کو کہا گیا کہ اپنے وہم کا علاج جادو ٹونے کرنے والے عاملوں سے کرائیں، کونسل ان کی مدد کرنے سے قاصر ہے۔ چینیوں کے اکابر نے کہا کہ نمبر چار کی نحوست دور کرنے کا علاج اس طریق سے ممکن ہے کہ دروازے پر تعویذ یا ٹونا باندھ دیں۔ ایک آئینہ لٹکا دیں۔ کچھ ہم آہنگ گھنٹیاں باندھ دیں یا مکان کے نمبر کو سرخ پس منظر میں لکھ دیں۔ چنانچہ کونسل سے مایوس ہو کر اب ٹونے ٹوٹکے اور تعویذ باندھنے والے عاملوں کو تلاش کیا جا رہا ہے۔

مختلف قوموں اور ملکوں میں کئی دلچسپ قسم کے وہم رائج ہیں۔ صبح گھر سے کام پر جانے کے لئے نکلتے ہیں تو پیچھے سے کسی نے بلا لیا تو آپ کا کام نہیں ہوگا۔ اگر پہلا گاہک ادھار مانگے یا جھگڑا کرے تو سارا دن خراب گزرے گا۔ اگر کالی بلی نے رستہ کاٹ لیا تو کام نہیں ہوگا۔ خرگوش کے پنجے پر ہاتھ رگڑنا خوش قسمتی کی علامت ہے۔ صبح آٹا گوندھتے ہوئے باہر گر جائے تو مہمان آئے گا۔ چھینک آنا بھی منحوس خیال کی جاتی ہے۔ اگر لکڑی کو کھٹکھٹائیں یا سیڑھی کے نیچے سے نہ گزریں تو بری قسمت بدل سکتی ہے۔ اتوار کے روز پیدا ہونا خوش قسمتی کی علامت ہے۔ اگر شادی کے روز تقریب کے انعقاد سے پہلے دولہا دلہن ایک دوسرے کو دیکھ لیں تو برا شگون ہے۔ جب آدمی مرتا ہے تو کھڑکیاں دروازے کھول دیں تا روح کو باہر نکلنے میں وقت نہ ہو۔ نوزائیدہ بچہ کہ پہلی بار سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر لے جایا جائے نہ کہ نیچے۔ کسی کو بٹوا تحفہ میں دیں تو خالی نہ ہو کچھ نہ کچھ رقم اس میں ضرور ہو ورنہ ہمیشہ ہی بٹوہ روپے سے خالی رہے گا۔ کئی لوگ سفر ۱۳ تاریخ کو یا جمعہ کے روز شروع نہیں کرتے۔ ہوٹلوں میں ۱۳ نمبر کا کمرہ کئی بار خالی رہتا ہے۔ جاپانی بھی چینیوں کی طرح چار کا عدد منحوس خیال کرتے ہیں۔ اگر شادی کے مہمان نئے شادی شدہ جوڑے پر چاول پھینکیں تو ان کے ہاں بچے بہت ہونگے۔ شیشہ توڑنا یا نمک گرانا بدقسمتی کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ ایک دیا سلائی سے تین سگریٹ سلگانا بھی منحوس ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہم کی ایک شکل "آپ کے ستارے کیا کہتے ہیں" کی ہے۔ بہرحال ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان سب وہموں سے آزاد کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی اچھی یا بری شگون والی بات دیکھیں یا سنیں تو دعا کریں کہ "اللہم لاطیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہ اے اللہ وہی بدشگونی ہے یا خیر ہے جو تیری طرف سے آئے اور تیری ہی ایک طاقت ہے جو ہمیں شر سے بچا سکے اور ضرر پہنچا سکے۔ یعنی تیرے سوا کسی چیز میں کوئی ذاتی خیر و شر نہیں ہے اور اس دعا سے ہر وہم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ الحمدللہ۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

هومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۹)

پلمبم، ملی فولیم اور کلیمیٹس کے استعمالات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۰ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

پلمبم
(PLUMBUM)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پلمبم میں پیشاب میں RETENTION کی بھی علامتیں پائی جاتی ہیں اور پیشاب نہ بننے کی بھی یعنی بعض دفعہ پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ SERIOUS CRISIS پیدا ہوتا ہے۔ اپریشن کے بعد بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ SHOCK سے ہو جاتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے وقت ہو جاتا ہے تو ان کے لئے الگ الگ دوائیں ہیں۔ بچے کی پیدائش کے وقت کاسٹکیم چوٹی کی دوا ہے اور اپریشن کے بعد سٹونشیم کارب اور کاسٹکیم بھی اور پلمبم بھی کام آ جاتی ہے۔ کسی وجہ سے شاک سے گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہو تو اس میں پلمبم اس کو دور کر دیتی ہے۔

اس کی قے بعض دفعہ بڑی سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ سبز BILE نکلتا ہے بعض دفعہ اس میں خون آتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ گردوں اور جگر دونوں کے نظام درہم برہم ہوئے ہیں کیونکہ سبزی مائل قے کا مطلب ہے کہ BILE نیچے جانے کی بجائے اوپر آ رہا ہے۔

پلمبم میں جو نقشہ ہے Progressive Muscular Atrophy Ataxia کا۔ انگلیاں اس بیماری کی طرف اٹھ رہی ہیں لیکن عام طور پر اس کی پروگریسو Atrophy لوکل مسلز سے تعلق رکھتی ہے جس کا سنٹرل نروس سسٹم سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن تجربہ کی خاطر ہمیں ایسے مریضوں پر ان کو آزمانا چاہئے پھر مجھے رپورٹس بھجوانی چاہئیں کہ کس قسم کا فرق ہوا ہے۔

دل کی Spasmodic Pelpitation میں یہ اچھی دوا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے کئی وجوہات سے لیکن اگر Spasmodic ہو یعنی جیسے تشنج واقع ہوا ہے ایک دم دورہ سا پڑا ہے اور تشنجی کیفیت محسوس ہو تو اس میں پلمبم اچھی ہے لیکن اگر تشنجی کیفیت ایسی ہو جیسے مٹھی میں چیز پکڑی جاتی ہے تو اس کی دوا کیکٹس گرانڈی فلورا ہے۔

ایک عجیب بات اس میں یہ بھی ہے اگرچہ اس مرض میں میں نے کبھی استعمال کر کے دیکھا نہیں مگر استعمال کریں تو پلمبم کا سب سے زیادہ استعمال دنیا میں خصوصاً بعض ممالک میں اور بعض براعظموں میں بڑا ہوگا کیونکہ لکھا ہے کہ اس میں دھوکا دہی اور Cheat کرنے کا علاج ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ بعض ممالک میں کروڑوں مریض ہوں گے۔ اس کا استعمال کروا کر دیکھنا چاہئے۔

گردوں کی انفیکشن کی لمبی بیماری میں بھی اچھی فائدہ مند ہے اور گردوں کی جو پیچیدگی ہے اس میں البیومن بھی آتی ہے اور شوگر بھی آتی ہے اس میں یہ اچھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میوکس ممبرین پر بھی اس کا اچھا اثر ہے اور PANCREAS پر بھی اثر ہے تو یہ دونوں اثرات الگ الگ چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن پیشاب میں اکٹھے ملتے ہیں۔ پیشاب میں البیومن ہو اور شوگر ہو تو پلمبم کو طلب کرنا چاہئے۔

میں نے کہا تھا اس کی اوپیم سے علامتیں ملتی ہیں ایک یہ علامت ہے Apoplex اچانک خون کا رحجان دل کی طرف اور کوئی رگ پھٹ جاتی ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں سے ایک Pupil بڑا اور ایک چھوٹا۔ یہ جو علامتیں ہیں یہ اکثر موت پر منتج ہوتی ہیں۔ تو ان میں اگر بچانا ہو اگر وقت آگے نہ بڑھ چکا ہو اور تقدیر ہی نہ آ گئی ہو تو اوپیم بہت مؤثر دوا ہے لیکن عام طور پر آرنیکا بھی میں ساتھ ملا کر دیتا رہا ہوں اور پلمبم کو بھی استعمال کیا ہے۔

ڈاکٹر کینٹ کہتے ہیں کہ اوپیم سے علاج شروع کرو اور پلمبم بعد میں دو اور یہ بات ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہی آرڈر ہونا چاہئے اول مشابہت اوپیم سے ہے۔

دو اور دوائیں ہیں جو APOPLEXY میں مشہور ہیں پلمبم اور اوپیم کے علاوہ اگر یہ ہسٹری ہو کہ سرخ خون کا جریان ہوتا رہا ہے جگہ جگہ سے تو اس کا مطلب ہے کہ آرٹریز (ARTERIES) میں کمزوری ہے وینز (VEINS) میں نہیں اس میں فاسفورس مفید ہے۔ اور اگر وہ ہسٹری نہ ہو اور چہرہ پر کالے دھبے ہوں اور پہلے سے یہ رحجان معلوم ہو تو پھر آرنیکا، اوپیم اور اس کے بعد پلمبم استعمال کروائی جائے۔

PROXYSMAL PAINS IN LIMBS شام اور رات کو دورہ دار دردیں یعنی جن کا دورہ پڑتا ہے ٹانگوں میں کبھی شام کو کبھی رات کو اور اگر وہ حرکت سے اور دبانے سے بہتر محسوس ہوں یعنی چلنے سے اور دبانے سے درد کو آرام آئے تو اس صورت میں پلمبم ایک امکانی دوا ہے۔

پاؤں کی انگلیوں کے درمیان چھالے پڑنا کئی مریضوں میں میں نے دیکھا ہے کافی مشکل پیدا کر دیتا ہے۔ عام طور پر سلفر دیتا ہوں اور سلفر اچھی ہے پاؤں کے چھالوں وغیرہ میں۔ لیکن پلمبم کا اس سے گہرا تعلق ہے۔

گینگرین میں بھی یہ اچھی دوا ہے۔ اگر ہاتھوں کی انگلیوں یا پاؤں کی انگلیوں میں گینگرین ہو اور Corns وغیرہ ہوں ان میں بھی یہ اچھی چیز ہے۔ گلینڈز جو جبڑے کے نیچے ہوں یا Sublingual زبان کے نیچے کے گلینڈز ہوں ان کے ورم میں یہ مفید ہے۔ اگر اس کی Convulsions ہوں تو بڑی شدید ہوتی ہیں، Tetanus سے ملتی ہیں۔ Lock Jaw بھی اس میں پایا جاتا ہے یعنی دندل پڑ جانا۔ اس میں ایک دو گولیاں پلمبم کی مونہہ میں ڈال دی جائیں تو مریض ٹھیک ہو سکتا ہے۔

Esophagus کے فالج میں یہ بہت مفید ہے۔ جو جزوی فالج ہیں ان میں میں نے بتایا ہے مفید ہے مگر Esophagus میں یہ زیادہ مفید ہے اور جو VOCAL CORDS ہیں ان میں کاسٹکیم زیادہ مفید ہے۔

ملی فولیم
(MILLIPHOLIUM)

ملی فولیم کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چونکہ عموماً بلیڈنگ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے متعلق عموی تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ سرخ خون ہو تو ملی فولیم کام آتی ہے۔ اگر نیلا اور کالا ہو تو ہیمامیلس۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے ملی فولیم کا اثر ہر قسم کے جریان خون سے ہے۔ اور اس کا بہت اثر Varicose Veins پر بھی ہے۔

کینسر کی ہیمرج میں بھی مفید ہے۔ خون کا جریان کینسر کے زخموں میں ہو تو اس میں بھی یہ مفید ہے۔ کینسر کا جو بیرونی زخم ہے اس میں شہد کا بار بار لیپ کرنا اور دن میں دو تین دفعہ بدلنا بہت مفید ہے۔ مگر خالص شہد لیں کوئی مصنوعی شہد استعمال نہ کریں۔

آنکھوں پر اس کا اثر ہے Blood Shot آنکھیں ہوتی ہیں اور پڑھنے سے جو درد ہو اس میں ملی فولیم Respond کرتی ہے۔ لیکن نیٹرم میور میں بھی پڑھنے کی سر درد ہو جاتی ہے بعض اور دواؤں میں بھی ہے۔ ملی فولیم کا خاص نشان یہ ہے کہ آنکھوں میں خون کا دوران زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے سر درد سے پہلے Blood Shot آنکھیں ہوں گی۔ اور بعض مریض تھوڑا سا بھی پڑھیں تو ان کی آنکھیں خون سے بھر جاتی ہیں اس کا علاج ملی فولیم ہے۔ اور جب سر کی طرف خون کا دوران ہو تو آگے جھکنے سے درد بڑھتی ہے اور اگر ناک کے دونوں طرف اندر جما ہوا بلغم وغیرہ ہو Chronic Sinusitis میں اس سے بھی جب سر جھکایا جائے تو تکلیف بڑھتی ہے اس کی دوا ملی فولیم نہیں ہے اس کی دوا نکس وامیکا ہے اونچی طاقت میں۔ Blood Shot آنکھوں میں خون کا دوران زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اگر نظر میں دھند سی آ جائے تو اس میں ملی فولیم بہت مفید ہے۔

نکسیر میں میں نے اسے بہت فائدہ مند دیکھا ہے۔ عام طور پر ملی فولیم کو فاسفورس میں ملا کر دیتا ہوں یا پھر نیٹرم میور خود بھی بڑی مفید ہے اکیلی بھی۔ تو دیکھنا پڑتا ہے کہ کس قسم کی نکسیر ہے۔ اگر چہرہ بےخون ہو اور اس میں کمزوری ہو تو اس میں ملی فولیم کی ضرورت نہیں ہے اس میں فیرم فاس، فاسفورس اور نیٹرم میور وغیرہ کام آ سکتی ہیں۔ لیکن اگر سارا چہرہ خون سے نہ بھرا ہو لیکن آنکھوں سے پتہ چلے کہ خون کا رش ہے کیونکہ ملی فولیم کا چہرہ سرخ نہیں ہوتا صرف آنکھوں میں اثر ظاہر ہوتا ہے۔

مینسز اگر بہت لمبے چلیں اور ان کے ساتھ یوٹرس میں اور پیٹ میں عموماً Cramps پڑیں اور ہیمبرج ہو یوٹرس سے کہ Slight Exersion کے نتیجہ میں تو یہ ملی فولیم کی Typical علامت ہے۔ یہ تین علامتیں اکٹھی ہو جائیں تو عموماً ملی فولیم فائدہ دے گی۔ اسی طرح THRAETENED ABORTION جس میں حرکت سے بلیڈنگ کو خطرہ ہو آرام سے رک جائے وہ تو عموماً اسقاط ہوتا ہی ہے۔ پس اس میں عموماً آرام مفید ہے لیکن ذرا سی حرکت سے اگر بلیڈنگ ہو اور بالکل خاموشی سے نہ ہو تو اس صورت میں ملی فولیم مفید ہے۔ Varicose Veins عموماً حمل میں شروع ہوتی ہیں اور حاملہ کی Varicose Veins میں استعمال کیا جائے تو آگے بیماری بڑھتی نہیں اس میں ملی فولیم بہت مفید ہے۔

جن لوگوں کو خون کے جریان کا رحجان ہو جیسے بعض بیماریوں میں خون جلدی بہنے لگ جاتا ہے یا ویسے بھی بعض لوگوں میں اوروں کی نسبت جسم سے جلدی خون بہنے کا رحجان ہوتا ہے ان میں اگر اپریشن کرانے کے لئے جائیں تو ان کو ملی فولیم کی خوراک ضرور دینی چاہئے۔ اگر ملی فولیم کی ایک خوراک اونچی طاقت مثلاً ہزار میں دے دی جائے تو خدا کے فضل سے پھر کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ یہ کنٹرول میں رکھتی ہے اور اس میں خوبی یہ ہے کہ یہ کلاٹ نہیں بناتی، ملی فولیم اس لحاظ سے بہت اچھی دوا ہے اور یہ خون کے جریان کے رحجان کو روکتی ہے۔

بعض لوگوں کو دل کی طرف خون کا بڑا سخت دورہ پڑتا ہے۔ EXCITEMENT وغیرہ میں ایسا ہو جاتا ہے۔ اس لئے عام طور پر تو میں نے دیکھا ہے ایکونائٹ فائدہ مند ہے لیکن ملی فولیم بھی استعمال کرنی چاہئے۔

کلیمیٹس
(CLEMATIS)

کلیمیٹس بہت ہی بااثر ہے مزمن بیماریوں میں بڑا گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے۔ اس کے اثر کا جو زیادہ میدان ہے وہ ہے ویزیکولر ERRUPTION کا۔

کلیمیٹس کی جو ذہنی علامت ہے وہ یہ ہے کہ مریض اکیلے رہنے سے ڈرتا ہے اور اکیلے پن سے گھبراتا ہے یعنی دل چاہتا ہے کہ میں اکیلا رہوں مگر اکیلے رہنے میں خوف بہت آتا ہے۔ کلیمیٹس کی ایک ذہنی علامت ہے۔ اس کا جو خاص دائرہ کار ہے وہ جلد پر چھالے والے ایگزیما، خارش یا اور انفیکشن پیدا کرنا۔ کلیمیٹس کا زہر اگر کسی کو دیا جائے تو اس میں یہ رحجان پیدا ہو جاتا ہے اس لئے رسٹاکس سے یہ اپنے جلدی اثرات سے ملتا ہے۔ بعض تجربہ کار ڈاکٹرز کے نزدیک کلیمیٹس اپنے گہرے اثرات کے اعتبار سے رسٹاکس سے زیادہ گہری ہے۔ علامتیں ملتی ہیں لیکن اثر کی گہرائی میں وہ اس سے آگے ہے۔

ایپی تھیلیوما (Epithelioma) میں کلیمیٹس مفید ہے اور کینسرس انفیکشن بھی اس سے ٹھیک ہوئی ہیں اس لئے ڈاکٹر کینٹ کہتے ہیں کہ یہ رسٹاکس سے زیادہ گہری ہے۔ رسٹاکس کو کینسر کی انفیکشن میں زیادہ مفید نہیں پایا گیا۔ سر کے اوپر طرح طرح کے ایگزیمے اور چھالے اور Crawling کا احساس Stinging اور Itching ہر قسم کی جلدی امراض خواہ وہ خارش کی

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

صورت میں ہوں یا ایگزیما کی صورت میں ہوں خشک ہوں یا تر ہوں ان سب کا تعلق کلیمیٹس سے ہے۔ اس کی جتنی بھی Erruptions ہیں ان کو گرم ٹکور سے فائدہ ہوتا ہے ٹھنڈ سے نقصان پہنچتا ہے سوائے مونہہ کے اندر کی تکلیف کے۔ جبڑے وغیرہ میں بھی بعض دفعہ درد ہوتی ہے اس میں ہمیشہ ٹھنڈا پانی مونہہ میں رکھ کر ہلکا ہلکا اس کو پھیرا جائے اس سے فائدہ پہنچتا ہے لیکن تمام جلدی امراض میں ٹھنڈی ٹکور سے فائدہ ہوتا ہے۔

کلیمیٹس کے جو چھالے ہیں ان میں عموماً زردی مائل پیپ پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ HERPES سے مشابہ بیماریاں بھی اس کے دائرہ کار میں ہیں اور ایگزیمے کی مختلف قسمیں بھی۔ مردانہ تکلیف میں اندر ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں چونکہ کلیمیٹس کا نام مشہور ہے اس لئے زیادہ تر کلیمیٹس اسی کے لئے یاد رہ جاتی ہے اور باقی چیزوں میں عموماً کم استعمال کی جاتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جلدی امراض میں بہت مفید اور گہرا اثر رکھنے والی ہے۔ پیشاب کا Flow اس میں اس طرح ہے کہ ہر وقت خواہش رہتی ہے اور بعض دفعہ جس طرح اجابت سے پہلے پیٹ میں بل پڑتے ہیں پیچش ہوتے ہیں اس طرح پیشاب سے پہلے اگر مریض کلیمیٹس کی ضرورت ہو تو پیشاب سے پہلے مثانہ وغیرہ میں بل پڑتا ہے اور اس سے شدید تکلیف ہوتی ہے اور پیشاب رک رک کے آتا ہے کبھی آیا کبھی رک گیا یہ علامتیں اگر ملتی ہوں تو عموماً دوسری دواؤں میں نہیں ملتیں۔ یہ اس کا خاص حصہ ہے۔ گنوریا (Gonorrhea) کے دب جانے سے جو بھی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں کلیمیٹس کو بھی ایک مقام حاصل ہے ان کے مقابلہ میں۔ سوزاکی علامات اگر دبا دی جائیں تو اس کے نتیجہ میں اگر رومیٹزم (Rheumatism) پیدا ہو جائے تو اس کو فوری طور پر کلیمیٹس سے کنٹرول میں لایا جاسکتا ہے۔ لیکن جو پرانا دبا ہوا گنوریا (Gonorrhea) ہو جو مختلف قسم کے رومیٹزم پیدا کر رہا ہو اس کا یہ علاج نہیں ہے اس کی علامتوں کے مطابق علاج کرنا پڑے گا۔ لیکن جب پتہ ہو ایک شخص کو دوائی دی گئی اس سے گنوریا دب گیا اور جوڑوں کی دردیں یا ٹانگوں کی دردیں شروع ہو گئیں اس میں یہ مفید ہے۔ ELECTRIC SHOCK کے بارہ میں بلیمم کے حوالے سے بتایا گیا تھا کلیمیٹس میں جو الیکٹرک شاک ہے وہ سونے سے پہلے لگتا ہے اور اس دوا کا تقاضا کرتا ہے لیکن اس میں عموماً جو سب سے زیادہ مؤثر دوا ہے وہ گرانڈیلیا ہے۔ سوتے ہی نیند آنے لگتی ہے تو بڑا سخت جھٹکا لگتا ہے اور آنکھ کھل جاتی ہے اور عموماً اکثر مریضوں میں یہ مفید ہے اور اس میں خوبی یہ ہے کہ صرف ایک خوراک دے دیں تو اگلا جھٹکا نہیں لگے گا ساری رات مریض آرام سے سوئے گا اور اگر گرانڈیلیا کا فائدہ نہ ہو تو پھر آرسنک بھی مفید ہے۔ بعض کیسز میں میرے تجربہ میں آیا گرانڈیلیا نے فائدہ نہ دیا آرسنک دیا تو وہ فوراً ٹھیک ہو گیا تیسری دوا کلیمیٹس ہے۔ یہ بھی اس جھٹکے میں بہت اچھی ہے۔

Attanayake & Co.
Solicitors

Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

بقیہ: دورہ جرمنی کی چند جھلکیاں

ملاقاتیں منظور ہو چکی تھیں اپنے اپنے افراد خاندان کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کر کے اپنے قلب و روح کو سیراب کرتے رہے۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں سوا ایک بجے مسجد نور میں تشریف لا کر جمع کر کے پڑھائیں۔ اور نمازوں کے بعد حضور مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور اس دوران چار بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور نے ان بچوں کو قرآن کریم کی آخری تین سورتیں دہرائیں اور قرآن کریم کی تلاوت مکمل کرنے کے بعد کی دعا بھی دہرائی اور پھر اجتماعی دعا کرائی اور بچوں کو مبارک باد دی۔

چار بجے سہ پہر بھی حضور انور نے بعض احباب کو ملاقاتوں کا شرف بخشا اور ۶ بجے شام حضور فرانکفورٹ سٹی کے سنٹر بیت القیوم واقع Niederesch Bach تشریف لائے جہاں مقامی جماعت کے زیر اہتمام جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

حضور بیت القیوم میں تشریف لائے تو مقامی کارکنان نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے اس موقعہ پر سب کارکنان کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ان کے فرائض کے متعلق فرداً فرداً دریافت فرمایا۔ ٹھیک ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر بیت القیوم کے بڑے ہال میں حضور سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور کارروائی کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضور پرنور نے جرمن مہمانوں کو سوال کرنے کی دعوت دی۔ حضور ایدہ اللہ کے کلمات مبارکہ کا انگریزی سے جرمن ترجمہ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے کرنے کی سعادت پائی۔

☆ اس مجلس میں سب سے پہلے ایک مہمان نے سوال کیا کہ آپ کی جماعت کے ذرائع آمد کیا ہیں۔ خصوصاً ٹی وی اور دوسرے وسیع پروگرام کے لئے خرچ کہاں سے آتا ہے؟

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا کہ ہمارے ذرائع آمد بالکل عام ہیں، پوری جماعت میں معروف ہیں اور کوئی بھی پوشیدہ یا مخفی ذریعہ نہیں ہے۔ حضور نے بتایا کہ ضیاء الحق جو پاکستان کا حکمران تھا، نے ایک مرتبہ ہماری جماعت کا آڈٹ کیا تھا مگر اسے کچھ بھی غیر قانونی بات نہ ملی۔ اس وضاحت کے بعد حضور نے جماعت کے ذرائع آمد کے بارہ میں بتایا کہ یہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) چندوں کے لئے خصوصی اپیل کی جاتی ہے۔ جو مختلف مقاصد کے لئے وقتاً فوقتاً ہوتی ہے اور اس میں ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتا ہے۔

(۲) باقاعدہ چندہ جات۔ یہ چندے ہر احمدی باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور اس کی ماہانہ شرح ۱/۱۶ ہے۔ اسی طرح جو لوگ رضاکارانہ طور پر ہمارے نظام وصیت میں شامل ہو جاتے ہیں وہ ۱/۱۰ کی شرح سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کی وفات پر حصہ جائیداد کے طور پر بھی ۱/۱۰ اس کی اولاد ادا کرتی ہے۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ مذہبی تعلقات کی بنیاد کیا ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے جو قرآن و سنت پر عمل کرنے میں یقین رکھتی ہے۔ اور قرآن کریم ان تعلقات کی بنیاد "تعاونوا علی البر والتقویٰ" پر رکھتا ہے۔ اصل چیز اور بنیاد نیکی اور تقویٰ ہی ہے اس کی ہمیں ہدایت ہے اور اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ سچے ہیں. آخر کیوں؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ تو سبھی کا دعویٰ ہے، مگر یہ تو درست نہیں ہو سکتا کہ سبھی کا دعویٰ درست ہو۔ اس لئے ہمیں ہر مذہب کے عقائد اور اس کی تعلیمات کا جائزہ لینا ہوگا اور پھر آپ کو خود اپنی خداداد عقل سے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کس مذہب میں زیادہ معقولیت ہے۔ اور اس کے لئے آپ ہی بہترین جج ہو سکتی ہیں. آپ مجھ سے سوال کریں اور پھر جواب کا دوسرے مذہب سے موازنہ کریں۔ اس پر موصوفہ اچانک کھڑی ہو کر کہنے لگیں، نہیں نہیں میں تو جج نہیں بننا چاہتی۔ اس پر حضور نے واضح فرمایا کہ میری مراد پیشہ ور جج نہیں ہے بلکہ اس اعتبار سے میں آپ کو جج بننے کا کہہ رہا ہوں کہ آپ جائزہ لیں اور ایسا ہر شخص کو کرنا چاہئے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور نے جماعت احمدیہ کا موقف ایک مرتبہ پھر واضح فرمایا کہ جماعت تشدد اور لاقانونیت پر یقین نہیں رکھتی اور ہمارے ذہن پوری طرح صاف ہیں کہ ہم جہاں رہیں گے، اس ملک کی حکومت کے قوانین کی پابندی کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ جرمن حکومت کے لئے میں تو دعاگو ہوں کہ وہ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ احمدیوں سے حسن سلوک کر رہی ہے۔

حضور نے اس موقعہ پر یہ بات پھر دہرائی کہ بعض لوگوں کی طرف سے جو تشدد کا مظاہرہ کیا جاتا ہے وہ ان کا اپنا طرز عمل تو ہو سکتا ہے مگر اسے کسی مذہب کی طرف منسوب کرنا غلط ہوگا۔ جیسے بعض لوگوں کی جہالت اور غلط عقائد کی وجہ سے عیسائیت کو ہرگز مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

☆ ایک دوست نے چندوں کے بارہ میں سوال کیا کہ کیا یہ ٹیکس کی طرح ہیں۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے تو کیا وہ ٹیکس ہوتا ہے؟ اگر یہ ٹیکس نہیں ہے تو جب اپنے حقیقی محبوب اور خالق کے لئے خرچ کرے تو کیسے ٹیکس ہو سکتا ہے۔ وہ تو نہایت خوشی کے ساتھ خرچ کیا جاتا ہے۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ پہلے تو بے نظیر بھٹو اپوزیشن میں تھیں اب حکومت میں ہیں تو کیا پاکستان میں جماعت کے لئے حالات کچھ بہتر ہیں؟

حضور نے اس کے جواب میں حالات کا جائزہ لے کر بتایا کہ کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ حکومت کی جماعت دشمنی کی مثال دیتے ہوئے حضور نے بتایا کہ پاکستان کے ایک ممبر پارلیمنٹ کے خلاف پاکستان میں یہ آواز اٹھائی گئی کہ یہ احمدیہ کانفرنس میں شامل ہوا ہے اس لئے اسے سزا ملنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تو نرا پاگل پن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس پارٹی میں بھی ملاں شامل ہیں اور بے نظیر تو بعض پہلوؤں سے ضیاء الحق سے بھی زیادہ ذمہ دار ہے۔ اس کے باپ نے جماعت کے خلاف آئین سازی کی تھی اور بے نظیر اب اس کا عوام میں اظہار کر کے کریڈٹ لے رہی ہیں۔

☆ ایک مہمان نے جہاد کے بارہ میں سوال کیا کہ کیا یہ Terrorism نہیں ہے؟

حضور نے فرمایا کہ میں تو مقدس جہاد پر یقین رکھتا ہوں نہ کہ غیر مقدس جہاد پر۔ کسی بھی کام کے لئے کوشش دو طور پر کی جاتی ہے۔ جب انسان سچ کی خاطر کوشش کرے تو وہ مقدس جہاد ہوتا ہے۔ اور سورہ الحج میں اس کا تفصیل سے ذکر ہے اور مسلمانوں کو جہاد کی اس صورت میں اجازت دی گئی ہے کہ ان پر ظلم ہو رہا تھا، اس ظلم کو روکنے کے لئے مسلمانوں کو اجازت ملی کہ وہ بھی تلوار اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تاثر جو لوگوں کی طرف سے اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ ہرگز اسلامی نہیں۔

☆ ایک مہمان نے پوچھا کہ اب تک کتنے ملکوں میں جماعت کے مشن قائم ہو چکے ہیں اور دنیا میں آپ کی کل کتنی تعداد ہے؟

حضور نے بتایا کہ اس وقت ہم اللہ کے فضل سے ۱۵۰ کی حد عبور کر چکے ہیں اور ڈیڑھ صد سے زائد ممالک میں ہماری باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ۔ افراد جماعت کی کل تعداد کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ یقینی طور پر نہیں بتلایا جاسکتا ہے کہ کتنی ہے کئی سال پہلے اندازہ لگایا گیا تھا کہ ۱۰ ملین ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب ہماری ترقی کی رفتار پہلے سے بہت تیز ہو چکی ہے، الحمدللہ۔ اب اسی سال اللہ کے فضل سے ۱۶ لاکھ افراد جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اگلے سال تین ملین کی توقع ہے۔ اس لحاظ سے ہم اگر کہیں کہ ۱۰ ملین ہو گئے ہیں تو بھی غلط نہیں ہوگا۔

☆ ایک خاتون نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسماء جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور حروف مقطعات کی حقیقت میں بارہ میں جاننا چاہا تو حضور نے فرمایا قرآن کریم میں یہ جو اللہ کے بہت سے نام بیان ہوئے ہیں یہ دراصل اللہ کی صفات ہیں۔ اور کسی کی جتنی زیادہ صفات ہونگی اس کی شخصیت اتنی ہی بڑی اور وسیع ہوگی۔

حروف مقطعات کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ اس کا جواب تو بڑا تفصیلی ہے مگر مختصراً بتاتا ہوں کہ یہ حروف تہجی بڑی گہری حکمتوں کے پیش نظر لئے گئے ہیں، یہ سطحی نہیں ہیں۔ ان میں سورتوں کے مضامین کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بھی حوالہ ہیں اور بعض اوقات ان حروف تہجی کی صورت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بھی بیان ہوتی ہیں۔ اور اصل حقیقت اور مضمون اس سورۃ میں بیان شدہ مضمون کو سمجھنے سے ہی سمجھ میں آتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک ضمنی سوال کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ سورہ الفاتحہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یعنی سات آیات پر مشتمل وہ سورۃ جو قرآن کریم کی ابتداء میں ہے۔ یہ ہمارے نزدیک ام القرآن ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح رحم مادر بچے کے لئے ہوتا ہے۔ بچے کے لئے ہر چیز رحم میں ایک نہایت اعلیٰ اور مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کر دی گئی ہے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ یہ تو درست ہے کہ حروف مقطعات اللہ تعالیٰ کی صفات کے بھی مظہر ہیں مگر یہ درست نہیں ہوگا کہ خدا کو یاد کرنے کے لئے ان حروف پر ہی اکتفاء کر لیا جائے۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا کہ خدا کے لئے ہمیشہ

مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جبکہ خدا مذکر و مونث کی تقسیم سے بالاتر ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مذکر و مونث دو مادی نظریات ہیں۔ جن کا روح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مثلاً جب ہم مرکر دوسری دنیا میں جائیں گے تو ہمارے لئے کوئی مخصوص تذکیر و تانیث والے فیچر نہیں ہونگے بلکہ وہاں Common Gender ہوگا۔ اور جہاں تک خدا کے لئے He کے مذکر صیغہ کے استعمال کا تعلق ہے تو یہ محض انسانی زبان کی مجبوری ہے اور ہر زبان میں یہ بات موجود ہے کہ جب Common Gender کا ذکر ہو تو اس کے لئے He کا صیغہ ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس سے کوئی جنسی تفریق ہرگز مراد نہیں ہوتی۔ یہ اس لئے بھی قابل غور ہے کہ قرآن کریم میں کوئی بھی اللہ کی ایسی صفت بیان نہیں ہوئی جس میں جنس کا اظہار ہو۔ اور پھر دنیا کا کوئی بھی مذہب نہیں جس میں She کے صیغہ کے ساتھ خدا کا ذکر ملتا ہو۔ تو جب عالمی طور پر یہ صورت حال ہے اور زبان کی مجبوری واضح ہے تو پھر اس میں عورتوں کے لئے کوئی رسوائی یا تحقیر کا احساس نہیں ہونا چاہئے۔ حضور نے بات سمیٹتے ہوئے بڑے خوشگوار انداز میں اس خاتون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ افسوس آپ کی تسلی کے لئے اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس طرح سے سارے مذاہب کو تبدیل کرنا پڑے گا۔ (رپورٹ: محمد الیاس منیر مبلغ جرمنی)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ: ــ مجلس سوال و جواب

انہوں نے کہا بہت شرم کی بات ہے چلو یہاں کون دیکھتا ہے۔ ان کی خاطر رات میں بھی ننگا ہو جاتا ہوں۔ دوسری طرف ان کو دعوت دینے والوں نے سوچا کتنی بری بات ہے ہمارا مہمان آیا اور اس کے سامنے ننگے بیٹھے ہوئے اور وہ اکیلا کپڑے پہنے ہوئے خواہ مخواہ شرمندہ ہوا چلو ہم بھی کپڑے پہن لیتے ہیں۔ تو رات جب ڈنر پر گیا تو وہ اکیلا ننگا اور باقی ساروں نے کپڑے پہنے ہوئے۔ پس یہ ننگے ہونے کا سارا مسئلہ ہے۔ ان کے تالاب میں اگر آپ کپڑے پہن کر جائیں گے اور یہ سارے ننگے ہونگے تو آپ کے لئے بھی مصیبت اور ان کے لئے بھی شرمندگی کہ یہ کیا مصیبت پڑ گئی ہے۔ کون آگیا ہے پاگل۔ اس لئے وہاں جایا ہی نہ کریں۔ ہاں الگ وقت میں اگر (سوئمنگ پول) خدام الاحمدیہ یا لجنہ اپنے اپنے دائرہ میں سوئمنگ پول ریزرو کروالیا کریں جیسا کہ انگلینڈ میں کراتے ہیں تو پھر شوق سے کپڑے پہن کر وہاں نہائیں۔

مسیح موعودؑ کے انکار سے لوگ امامت کا حق کھو بیٹھے

اگر کسی کو زندگی میں خانہ کعبہ یا مسجد نبوی میں جانے کا موقع ملے تو کیا وہاں کے امام کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی امام کے پیچھے جو خدا کے مقرر کردہ امام کو جھوٹا کہے اس کی نماز نہیں ہو سکتی جو خدا کے مقرر کردہ امام کو سچا سمجھے۔

حضور نے فرمایا یہ دنیا کے امام اتنی جرات رکھتے ہیں، اتنے بیباک ہیں کہ اللہ کے مقرر کردہ امام کا انکار کر دیتے ہیں اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور وہ احمدی جو مانتے ہیں کہ اللہ نے امام مقرر کیا ہے اس کے منکرین کا انکار کرتے ہوئے ڈرتے ہیں؟ یہ کون سا انصاف ہے! حضور نے فرمایا جو لوگ خدا کے مقرر کردہ امام کا انکار کر رہے ہیں وہ اپنی امامت کھو بیٹھے ہیں۔

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب (مرحوم)

(چوہدری نصیر احمد ۔ کینیڈا)

ہمارے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب، سابق چیف ریڈیو آفیسر سفینہ حجاج، کراچی مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۹۶ء کو صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر کینیڈا کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نماز جنازہ بروز ہفتہ بتاریخ ۲۴ اگست ۱۹۹۶ء بیت الاسلام مسجد ٹورانٹو کے احاطہ میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا نے پڑھائی۔ دوست احباب کثیر تعداد میں کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز کے شہروں سے جنازہ کے لئے تشریف لائے۔ امیر صاحب امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی ہدایت پر جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائندگی میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم ۵ جولائی ۱۹۲۲ء کو بمقام ساعیلہ، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں محمد ابراہیم تھا اور آپ مکرم چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب (مرحوم) سابق منیجر احمدیہ اسٹیٹس سندھ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحبؓ مرحوم کھاریاں کے اولین صحابہ میں سے تھے جن کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجام آتھم میں ۳۱۳ صحابہ کی لسٹ میں دوسرے نمبر پر درج فرمایا ہے اور آئینہ کمالات اسلام میں ایک سو گیارہ نمبر پر درج فرمایا ہے۔

چوہدری صاحب مرحوم نے اپنی بیوہ کے علاوہ اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب، مبلغ سلسلہ حال امریکہ آپ کے بڑے بیٹے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ مرحوم کے ایک چھوٹے بھائی چوہدری لئیق احمد صاحب ایڈووکیٹ آج کل آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم نہایت متقی، پرہیزگار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ کو اسلام اور احمدیت سے حقیقی عشق تھا۔ خلافت احمدیہ کے فدائی تھے۔ تبلیغ کا جذبہ رگ رگ میں بھرا ہوا تھا۔ ہمیشہ اپنے پاس جماعتی تبلیغی لٹریچر رکھتے تھے اور مناسب موقع پر تقسیم کرتے رہتے تھے۔ سفینہ حجاج میں ملازمت کے دوران افریقہ کے ایک ملک مڈغاسکر میں گئے اور وہاں تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کا موقع ملا جس کے نتیجہ میں وہاں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۳ء کے ایک خطبہ میں یہ واقعہ بطور مثال کے بیان فرمایا اور تحریک کی کہ احباب جماعت کو ایسے تبلیغ کرنی چاہئے۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ۱۹۳۸ء میں کیا جب آپ نے اس وقت برٹش نیوی میں شمولیت اختیار کی۔ پاکستان کے قیام کے بعد آپ پاکستان نیوی میں منتقل ہو گئے اور مارچ ۱۹۵۸ء تک پاکستان نیوی میں ملازم رہے۔ اس کے بعد آپ نے پاکستان مرچنٹ نیوی میں ملازمت شروع کی اور ایک لمبا عرصہ سفینہ حجاج پر بطور چیف ریڈیو آفیسر متعین رہے۔ آپ ۱۹۸۳ء میں اپنے بچوں کے ہمراہ کینیڈا میں نقل مکانی کر کے آگئے اور اپنی وفات تک کینیڈا میں ہی مقیم رہے۔

کینیڈا میں آپ نے اپنی دینی مصروفیات زور شور سے جاری رکھیں۔ پہلے نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت، پھر نیشنل سیکرٹری وصایا اور گزشتہ چند سالوں سے نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ جس وقت آپ کو دل کا حملہ ہوا اس وقت مرحوم احمدیہ مشن ہاؤس ٹورانٹو کے دفتر میں رشتہ ناطہ کی ایک فائل پر کام کر رہے تھے۔ اس طرح آپ نے اپنے عہد خدمت دین کو اپنے آخری سانس تک نبھایا۔

آپ کو دل کا پہلا حملہ ۱۹۷۶ء میں کراچی میں ہوا۔ ڈاکٹروں نے دل کے آپریشن کا مشورہ دیا تو پھر ۱۹۸۴ء میں کینیڈا میں دل کا بائی پاس آپریشن کروایا۔ اور پھر بارہ سال تک نہایت فعال زندگی گزاری۔ دسمبر ۱۹۹۳ء میں دوبارہ دل کا حملہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفا بخشی مگر ۲۰ اگست ۱۹۹۶ء بروز منگل صبح ٹورانٹو مشن ہاؤس میں امیر صاحب کینیڈا سے ملاقات کے لئے گئے تو وہاں دل کا حملہ ہوا۔ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ۲۱ اگست کی صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

مرحوم موصی تھے۔ تدفین جماعتی انتظام کے تحت ٹورانٹو مشن ہاؤس کے ایک قریبی قبرستان میں ہوئی۔ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مرحوم کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عزیزم دانیال چوہدری (مرحوم)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ ۶ ستمبر کو بعد نماز جمعہ عزیزم دانیال ابن چوہدری محمد الیاس صاحب آف امریکہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور اس سے قبل خطبہ کے آخر پر عزیز دانیال کی بعض خصوصیات اس کے صبر اور خلافت سے محبت کا ذکر فرمایا۔ عزیز دانیال مرحوم نے ایک لمبی تکلیف دہ بیماری نہایت صبر سے کاٹی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہا اور سولہ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی اس دنیا سے رخصت ہوا۔ بچے کے والد مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب عزیز مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اپنی تکلیف میں اس کی خواہش تھی کہ حضور سے ٹیلی فون یا فیکس کے ذریعہ رابطہ رہے۔ اس کے علاوہ اسے اپنے نانا ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب کی دعاؤں پر یقین تھا اور درد کے وقت انہیں بھی فوراً دعا کے لئے فون کروا دیتا۔ مختلف دعائیں یاد کر رکھی تھیں جن کو دہراتا تھا اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" کی ٹیپ لگا لیتا تھا۔ جب رات کے وقت اس نظم کی آواز اس کے کمرے سے آتی تھی تو ہمیں پتہ چل جاتا تھا کہ دانیال اس وقت درد برداشت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جنوری میں ڈاکٹروں نے بہت پریشر ڈالا کہ دانیال کو Pelvic کی سرجری جلد کروا لینی چاہئے مگر دانیال اس کے لئے راضی نہیں تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اب رمضان چند دن میں شروع ہونے والا ہے۔ اب سرجری میں رمضان کے ختم ہونے کے بعد کرواؤں گا۔ چنانچہ اس کی خواہش کے مطابق رمضان کے اختتام پر ہی سرجری کروائی گئی۔ اس طرح دانیال کو رمضان کے دوران حسب معمول قرآن شریف کی تلاوت کا دور پورا کرنے کی توفیق بھی ملی۔

سرجری کے کچھ دن بعد جب اسے کہا گیا کہ وہ ایک کاغذ پر مختلف تکالیف لکھ کر دے تاکہ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے Therapy صحیح ہو سکے۔ تو سب سے پہلے اس نے لکھا کہ نماز پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

حضور سے اسے جو پیار تھا اس کا انداز اپنا خاص رنگ رکھتا تھا۔ مئی میں جب ڈاکٹروں نے سر کے ایک حصہ کی Biopsy کے بعد تشویش ظاہر کی کہ ٹیومر تو سر تک چلا گیا ہے تو بڑے تحمل سے اپنی امی سے کہا کہ حضور کو پوری بات فیکس کر دیں اور پھر جو بھی ہدایت ملے اسی پر عمل کریں۔

حضور سے ملنے کا بہت شوق تھا چنانچہ علاج کے دوران ہی ہم نومبر ۱۹۹۵ء میں لندن آئے اور حضور سے ملاقات کے بعد وہ بہت سکون اور خوشی سے واپس لوٹا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر جو عالمی بیعت کا دن تھا اس سے ایک روز قبل اپنے بھائی کو تاکید کی کہ بیعت سے قبل مجھے جگا دے اور کمپیوٹر کے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے پتہ کر لے تاکہ کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ چنانچہ دانیال نے صبح اٹھ کر بلند آواز میں حضور کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرائے۔

جو مقام اس نے اپنے سکول میں حاصل کیا تھا وہ بھی نرالا تھا۔ پڑھائی میں انتہائی قابل تو تھا ہی مگر اس کی ٹیچرز اس کی حس مزاح اور مذہبی اقدار سے بہت متاثر تھیں۔

آخری روز بھی جب اس کی تکلیف بہت بڑھ گئی تو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس بھجوانے کی تاکید کی اور ساتھ ہی اپنی روزمرہ کی دعائیں پڑھنے لگا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا کرے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ اور یہ بات ہم بھی سمجھ سکیں جو اس سولہ سالہ نوجوان نے شاید سمجھ لی تھی جب وہ تکلیف کی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس نظم کو بار بار سنتا تھا۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

اور یہ کہ ۔

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گزارا، غیر اس کے جھوٹ سارا

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ و ارفع درجاتہ فی اعلی علیّین۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

آج ہم ماہنامہ "انصاراللہ" جون ۱۹۹۶ء (خصوصی اشاعت جلسہ اعظم مذاہب) کے مضامین کا جائزہ لیں گے جو اس جلسہ کے کئی پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کرتے ہیں۔

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۸۹۶ء کے نصف دوم میں ایک سادھو منش انسان جس کا نام شوگن چندر تھا، تلاش حق میں قادیان آیا۔ وہ تعلیم یافتہ تھا اور کبھی سرکاری ملازم تھا لیکن بعض حوادث اور عیال و اطفال کی وفات کی وجہ سے اسکے خیالات کا رخ بدل گیا اور صداقت کی تلاش میں مارا مارا پھرنے لگا۔ جب قادیان پہنچا تو حضرت مسیح موعودؑ کا وہ ایسا گرویدہ ہوا کہ یہیں رہ جانے پر آمادہ ہوگیا۔ اس کی یہ خواہش بھی تھی کہ وہ جلسہ اعظم مذاہب منعقد کرے۔ حضورؑ کی بھی شدید خواہش تھی کہ مذاہب عالم کی ایسی کانفرنس منعقد ہو جس میں قرآن شریف کے فضائل کے بیان اور اسلام کی برتری ثابت کرنے کا موقع ملے۔ چنانچہ حضورؑ کی خواہش کی تکمیل کے لئے (سوامی) شوگن چندر نے اپنی خدمات پیش کیں اور بہت جلد انہوں نے ہندوؤں کے ہر طبقہ میں رسوخ حاصل کرکے اس جلسہ کی تجویز پیش کردی اور اسکے انعقاد کو ممکن بنانے کے لئے حضورؑ کی طرف سے ہر رنگ میں مدد اور حوصلہ افزائی کی گئی۔ آخر ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کی تواریخ میں ٹاؤن ہال لاہور میں اسکے انعقاد کا فیصلہ ہوا تو حضرت اقدسؑ بہت خوش ہوئے اور بیماری کے باوجود مضمون قلمبند کرنا شروع کیا۔ اسی دوران حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹ میں بیمار ہوگئے چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب کو تیاری کروائی جانے لگی۔ انہیں اردو خوانی کا ملکہ حاصل تھا لیکن آیات قرآنی کی تلاوت میں خامی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیماری کے باوجود لاہور تشریف لائے اور حضورؑ کی خواہش کے مطابق مضمون پڑھنے کے لئے تیار ہوگئے۔ جلسہ سے قبل حضورؑ کو الہام ہوا "یہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا"۔ چنانچہ حضورؑ نے ۲۱ دسمبر کو ایک اشتہار شائع کیا اور تاکید فرمائی کہ اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ اس اشتہار میں اس مضمون کے سب مضمونوں پر غالب رہنے کی الہامی خبر دی گئی تھی۔

اس جلسہ کے انعقاد کی راہ میں مخالفین کی طرف سے بہت روکیں پیدا ہوئیں جو خدا کے فضل سے دور ہوتی چلی گئیں۔ حتیٰ کہ پروگرام کے مطابق ٹاؤن ہال نہ مل سکا تو اسلامیہ ہائی سکول کی زیادہ وسیع عمارت مل گئی۔

جلسہ کے دوران حضورؑ کے مضمون کا وقت ہوا تو اتنی مخلوق آئی کہ گنجائش نکالنے کے لئے سمٹنا اور سکڑنا پڑا۔ مضمون شروع ہوا تو بے اختیار لوگوں نے سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنا شروع کیا۔ ہزاروں انسانوں کا مجمع بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ مضمون کے لئے وقت بڑھایا گیا اور پھر دن بڑھایا گیا اور اپنوں کے ساتھ غیروں کی زبانیں بھی اس مضمون کی تعریف میں رطب اللسان ہوگئیں۔

سوامی شوگن چندر جلسہ کی رپورٹ کی اشاعت تک تو آتے جاتے رہے پھر نہ معلوم وہ کہاں چلے گئے اور پہلے کی طرح غائب ہوگئے۔

— ★ ★ ★ —

جلسہ اعظم کے حوالے سے اسی شمارہ میں شائع شدہ محترم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم سے چند اشعار پیش ہیں

دور ظلمت خیز میں پھیلا اجالا آپ کا
سب مضامیں پر رہا "مضمون بالا" آپ کا
نطق روشن سے عیاں شانِ جمالی آپ کی
نور برہانی کا حامل ہے مقالہ آپ کا
حاصلِ جلسۂ اعظم آپ کی تقریر تھی
تا قیامت اب رہے گا بول بالا آپ کا

— ★ ★ ★ —

محترم امین الرحمان شاہد صاحب نمائندگان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس جلسہ میں دس مذاہب کے ۱۷ نمائندگان شریک ہوئے۔ عیسائیوں نے ایک میٹنگ کی اور متفقہ فیصلے سے اس جلسہ میں شمولیت سے انکار کردیا تاہم دو عیسائی لیڈروں نے ذاتی طور پر جلسہ میں شرکت کی جن میں سے ایک نے اظہار خیال بھی کیا۔

— ★ ★ ★ —

محترم عبدالسمیع خانصاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ سر سید احمد خان صاحب نے جلسہ میں شریک ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ کام واعظوں اور ناصحوں کا ہے۔ اسی طرح دیگر کئی مشہور علماء مثلاً مولوی احمد حسین صاحب عظیم آبادی، مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی اور سید محمد علی صاحب کانپوری نے اس جلسہ کی طرف توجہ ہی نہیں کی اور ایسا شکست خوردہ کردار اپنایا گویا انکی دینی غیرت سوئی ہوئی ہے۔

— ★ ★ ★ —

محترم شیر احمد ثاقب صاحب جلسہ میں پڑھے جانے والے مضامین پر عمومی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اکثر مضامین نے اصل سوالوں کی بجائے ضمنی باتیں کیں یا جزوی طور پر کسی ایک سوال پر اپنی رائے دی یا اپنے مضمون کے آغاز میں بیان کی جانے والی دلیل کو خود ہی رد کردیا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے نبوت اور معجزہ کی غیر متعلق بحث کرتے ہوئے کہا "انبیاء فوت ہو چکے، امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہوچکے۔ وارث انبیاء ولی تھے وہ کرامات رکھتے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے زیر زمین ہوگئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے..."۔ حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانیؓ فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کے مذکورہ دعویٰ کے بعد حضرت اقدسؑ کا مضمون پڑھا گیا جس میں حضورؑ نے فرمایا کہ اندھا ہے جو کہتا ہے کہ ہم کہاں سے نشان دکھلائیں، آؤ میں نشان دکھاتا ہوں اور میں اندھوں کو آنکھیں بخشنے کے لئے آیا ہوں۔ یہ فقرات بذات خود نشان تھے کیونکہ حضورؑ کا مضمون مولوی صاحب کے مضمون کے بعد پڑھا گیا تھا

— ★ ★ ★ —

حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون میں غذاؤں کے انسانی کردار پر اثرات کو بیان فرمایا ہے۔ حضورؑ کے مضمون کی روشنی میں محترم محمود احمد اشرف صاحب اپنے مضمون میں ایک ماہر غذا کا بیان نقل کرتے ہیں کہ "دماغ کی کیمیائی ترکیب اور اس کے افعال کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ آپ نے کیا کھایا ہے، جو چیز بھی آپ مونہہ میں ڈالتے ہیں وہ آپ کی طبیعت، بیدار مغزی، حافظے اور صحیح فکر میں تبدیلیاں پیدا کرسکتی ہے۔" غذا کے اخلاق پر اثر انداز ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہومیوپیتھک ادویات بھی ہیں جن کا دماغی رجحانات، کیفیات بلکہ مزاج پر بھی گہرا اثر ہے۔

— ★ ★ ★ —

محترم نصراللہ خان ناصر صاحب نے اپنے مضمون میں حضورؑ کے مضمون کے پرمعارف نکات کو یکجا پیش کیا ہے، محترم جمیل الرحمن رفیق صاحب کے مضمون میں کتاب پر ایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے اور محترم حبیب الرحمان زیروی صاحب نے مختلف اخبارات کی آراء تحریر کی ہیں۔ الغرض ماہنامہ "انصاراللہ" کی یہ خصوصی اشاعت ایک عمدہ پیشکش ہے۔

جستہ جستہ

مکرم عبدالسلام خان صاحب مرحوم نے اپنے والد حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب مرحوم کے حالات زندگی پر مشتمل ایک کتاب "حیات الیاس" لکھی ہے۔ ذیل میں اس کتاب سے حضرت مولوی صاحب کے بعض واقعات پیش ہیں:

—○○—

احمدیت کے لئے غیرت

مکرم عبدالسلام خان صاحب اپنے والد مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں:

آپ بہت باغیرت احمدی تھے۔ ایک دفعہ مستونگ میں خان بہادر نوابزادہ گل محمد خان آف ڈیرہ غازی خان نے جو ریاست قلات میں وزیر مال تھے ایک پشاوری تحصیل دار حبیب اللہ خان کے ذریعہ حضرت مولوی صاحب کو پیغام بھیجا کہ آپ مجھے اپنی دامادی میں لے لیں تو یہ میری بڑی سعادت ہوگی۔ میں اپنی بیوی کو پچاس ہزار روپیہ نقد ادا کروں گا اور میں اپنی نصف جائیداد ان کے نام لگا دوں گا۔ اس کے علاوہ جو شرائط مولوی صاحب مقرر کریں وہ سب مجھے قبول ہونگی۔ حضرت مولوی صاحب نے تحصیل دار صاحب کو فرمایا کہ نوابزادہ صاحب کو میں خود جواب دوں گا۔

دوسرے دن شام کے وقت حضرت مولوی صاحب نوابزادہ صاحب کے بنگلے پر گئے اور ان سے کہا کہ آپ نے ایسا پیغام بھیجا ہے۔ وہ بہت خوش ہوا اور کہا ہاں میں نے یہ پیغام بھیجا ہے اور وہ میری خوش بختی ہوگی اگر میرے جیسا انسان آپ کی دامادی کا فخر حاصل کرلے۔

حضرت مولوی صاحب نے نوابزادہ صاحب کو جواب دیا کہ شاید آپ کو علم نہیں ہم شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور شادی اپنے شاہی خاندان ہی میں کرتے ہیں۔ ہم باہر رشتہ نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا ہم احمدی ہیں اور شاہی خاندان سے ہیں۔ ایک غریب شخص کو لڑکی دوں گا بشرطیکہ وہ احمدی ہو کیونکہ وہ ہمارے شاہی خاندان کا فرد ہے۔ مگر دنیاوی نواب کو نہیں دونگا۔ نوابزادہ صاحب کو فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں پچاس ہزار مہر اور نصف جائیداد وغیرہ دونگا۔ لیکن اگر امیر کابل مجھے اپنی نصف حکومت دے اور کہے کہ آپ اپنی لڑکی کا رشتہ مجھے دیدیں تو چونکہ وہ احمدی نہیں ہے اور میں اس کو شاہی خاندان کا فرد بھی نہیں سمجھتا ہوں اس لئے میں اس کو لڑکی نہیں دونگا۔

اس پر نوابزادہ صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب مجھ سے غلطی ہوئی ہے، معافی چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ اتنے عظیم انسان ہیں۔

ایک دفعہ مستونگ میں حضرت مولوی صاحب سخت بیمار ہوگئے۔ بچیوں کی شادیاں ہوگئی تھیں، نوجوان لڑکے فوت ہوگئے تھے۔ خاکسار اور برادرم عبدالقدوس بھی ملازمت کے سلسلہ میں باہر تھے، والدہ صاحبہ اکیلی تھیں۔ گھر کے قریب ہی جامع مسجد تھی جس کا امام پٹھان تھا اور حضرت مولوی صاحب سے اکثر مذہبی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ آپ نے والدہ صاحبہ کو بھیج کر امام مسجد کو بلایا۔ امام مسجد بہت خوش ہوا کہ مولوی صاحب کا آخیر وقت ہے اب احمدیت سے توبہ کرنے والے ہیں۔ جب امام مسجد آگئے تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ ملاں صاحب میرا آخیری وقت ہے۔ بطور پٹھان میرا آپ پر ایک حق ہے۔ وہ یہ کہ جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو کفن پہنانے کے بعد دفن کر دیں۔ جنازہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں احمدی ہوں اور مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعودؑ مانتا ہوں۔ میرا جنازہ فرشتے پڑھیں گے۔ میری اہلیہ اپنے بچوں کے آنے تک آپ کے گھر میں رہے گی اور میرے بچے کفن دفن پر جو خرچ ہوگا ادا کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کو صحتیاب کیا مگر وہ ملا کہتا تھا میں نے ایسا انسان کبھی نہیں دیکھا جو اتنا مستقل مزاج ہو اور موت کی حالت میں بھی تبلیغ کرتا ہو۔

(حیات الیاس صفحہ ۸۹ - ۹۱)

REQUIRED REPRESENTATIVES FOR
CANADIAN IMMIGRATION
We are an esteemed Canadian Immigration law firm seeking to Collaborate with reputed business partners for the Processing of Canadian Permanent residence application in the following countries
KUWAIT, OMAN, QATAR, SAUDI ARABIA, SINGAPORE, HONG KONG, BANGKOK.
Please address written replies to
HABIB & CO. (Barristers & Solicitors)
72 Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad, Pakistan.

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

23/09/1996 - 02/10/1996

9 JUMADI UL AWAL — *Monday 23rd September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: London Motor Show
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Norwegian
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV "Islam's Response to Contemporary Issues" Queen Elizabeth II Conference Centre, London
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) Written by: Dr Mir Mohammad Ismail Read by: Fareed Ahmad Naveed
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mauritius ki bachi se guftugo
13.00	IndonesianProg.-"What is Ahmadiyyat?" (Part 2)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.9.96 (N)
15.00	M.T.A.Sports-Hockey Team Tour 95 Part 3
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Prog
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.9.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

10 JUMADI UL AWAL — *Tuesday 24th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports-HockeyTeam Tour 95 Part3
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner
13.00	From The Archives - Friday Sermon 21.4.89 - By Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.9.96 (N)
15.00	Medical Matters - Child Care - Part 3 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
15.30	A Talk with a New Convert-Mohammed Shafiq Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Spiel, Spaß und Spannung - "Fun, Games and Suspence" 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

11 JUMADI UL AWAL — *Wednesday 25th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Child Care -Part 3-Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
02.30	A Talk with a New Convert - Mohammad Shafiq Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 25.9.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 9
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora-Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Bhagare Baingan"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 25.9.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

12 JUMADI UL AWAL — *Thursday 26th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 9 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah " Bhagare Baingan"(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog -Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (a.s): Hadhrat Babu Qasim Din
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -26.9.96 (N)
15.00	Quiz Prog - on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 9 (31.1.94)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal - Quran
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something 2) Sport Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Obaid Ullah Aleem Kay Saath Aik Shaam, Germany -29.2.94 -(Part 2)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 26.9.96
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

13 JUMADI UL AWAL — *Friday 27th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog -on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 9 (31.1.94) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Obaid Ullah Aleem Kay Saath Aik Shaam, Germany -29.2.94 -(Part 2)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 27.9.96
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	MTA Variety - Exhibition- Nusrat Jehan Academy - Junior Section
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in der Türkei
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 27.9.96 (R)

14 JUMADI UL AWAL — *Saturday 28th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Exhibition- Nusrat Jehan Academy - Junior Section
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 27.9.96
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Bangla Programme/Urdu Programme
11.00	Urdu Class
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Ansarullah Ijtema - Islamabad ,UK - Sept1996
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -28.9.96 (N)
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

15 JUMADI UL AWAL — *Sunday 29th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -28.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema - Islamabad, UK - Sept'96
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.30	Around The Globe: Eye Camp Report - Set up by Ahmadiyya Muslim Association in Ghana
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV Opening Session Jalsa Salana U.K. (26.7.96)
23.30	Learning Norwegian

16 JUMADI UL AWAL — *Monday 30th September 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- DocumentaryEye Camp Report - Set up by Ahmadiyya Muslim Association in Ghana
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Simiky Programme -
08.00	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw) Written by Hadhrat Musleh Maud (ra). Read by Fareed Ahmad - Part 4
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - (R)
13.00	Indonesian Prog.-"What is Ahmadiyyat ?" (Part 3)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.6.96 (N)
15.00	MTA Sports-Hockey Team Tour 95- Part 4
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit, "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 30.9.96 (R)
23..00	Learning French
23:30	Various Programme

17 JUMADI UL AWAL — *Tuesday 1st October 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Hockey Team Tour 95 Part 4
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 30.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives - Friday Sermon 28.4.89, Fazl Mosque, London U.K.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.10.96 (N)
15.00	Medical Matters: - Child Care - Part 4 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
15:30	Conversation with a new convert - Mohammed Ashfaq of Gujranwala
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme-1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.10.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

18 JUMADI UL AWAL — *Wednesday 2nd October 1996*

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - Child Care - Part 4 - Host Dr Aliya Ismat- Guest: Dr Amatur Raqeeb (R)
02.30	Conversation with a new convert - Mohammed Ashfaq of Gujranwala
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.10.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.10.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 10
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Life Style- Al Maidah -"Baingan ka Bhurta "
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.10.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note: Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, September 20, 1996 No. 38

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد - مئورخ احمدیت)

مصری عالم شیخ محمد الغزالی کی مختصر سوانح حیات

جدید دنیائے عرب میں نظریہ وفات مسیح تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ چنانچہ السید رشید رضا مدیر المنار، الاستاذ محمد شلتوت مفتی مصر، الاستاذ احمد العجوز، السید عباس محمود، الاستاذ مصطفیٰ المراغی، الدکتور محمد بن الشریف (پروفیسر اکنامکس کالج مصر)، سید محمد حسن وزیر معارف مصر، الشیخ عبداللہ التیشاوی فلسطینی اور السید قطب (اخوان المسلمین رہنما) جیسے متعدد عرب محقق و فاضل مسیح ناصری کی وفات کا اعلان فرما چکے ہیں۔ ان کے علاوہ نامور مصری عالم الشیخ محمد غزالی بھی (جو اس سال کے شروع میں ۹ مارچ ۱۹۹۶ء کو انتقال فرما گئے) حضرت مسیح ناصری کی وفات کے قائل تھے اور انہوں نے اپنی کتاب "نظرات فی القرآن" میں اس عقیدہ کا برملا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ موجودہ اناجیل حضرت مسیحؑ کی وفات کے بعد لکھی گئی ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں "کل ما اثر من تعالیمہ بقایا اشاعہا لفیف من کتاب سیرتہ بعد عشرات السنین من وفاتہ" (نظرات فی القرآن" ناشر دار الکتب الحدیثہ قاھرہ۔ طبع ثالث ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء)۔

رسالہ "ترجمان القرآن" لاہور (مئی ۱۹۹۶ء) نے جناب حافظ محمد ادریس صاحب کے قلم سے الشیخ محمد غزالی کی سوانح حیات سے متعلق ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس کا ضروری حصہ قارئین الفضل انٹرنیشنل کے اضافہ معلومات کے لئے سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

"محمد الغزالی ہم سے بچھڑ گئے ہیں، مگر اپنے اعمال جلیلہ اور تصنیفات عظیم کی بدولت وہ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں اور قیامت تک قافلہ حق کی روشنی بکھیرتے رہیں گے۔ انہوں نے جس موضوع پر قلم اٹھایا، اس کا حق ادا کیا۔ وہ زود نویس تھے مگر ان کی تحریریں پختہ خیالی، ندرت، علمیت اور اعلیٰ تحقیق کی آئینہ دار ہیں۔ وہ سطحی انداز میں لکھتے تھے، نہ بولتے تھے۔ معاصر علما نے ان کی بعض آراء سے اختلاف کیا مگر ان کے علمی مرتبے اور دلائل کی صلابت کا انکار کوئی نہیں کر سکا۔ ان کی تصانیف سو سے زائد ہیں جب کہ ہزاروں مقالے اور تقاریر بھی ان کے علمی ترکے میں شامل ہیں۔

شیخ محمد غزالی مصر کے ضلع البحیرہ کے ایک گاؤں میں ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں قرآن مجید حفظ کیا اور ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اسکندریہ کے معہد علمی سے ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامع ازہر میں داخل ہوئے اور ۱۹۴۳ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے حصول علم میں اپنے آپ کو کھپا دیا اور غیر معمولی مقام حاصل کیا۔ انہوں نے قدیم و جدید علوم کا گہرا مطالعہ کیا۔ اخوان میں شامل ہونے کے بعد وہ سرگرم کارکن بن گئے .... مکہ معظمہ کی جامعہ ام القریٰ میں بھی استاد رہے اور سعودی عرب کی دیگر جامعات کے بورڈ آف ڈائریکٹرز یا مشاورت میں بطور ممبر کام کرتے رہے۔ قطر کے شریعت کالج کے قیام اور اس کی ترقی میں مرحوم کا بنیادی کردار تھا۔ سات سال تک وہ الجزائر میں مقیم رہے اور وہاں کی معروف یونیورسٹی جامعہ امیر عبدالقادر میں تدریس و رہنمائی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ الجزائر میں اسلامی بیداری کی جو لہر نظر آتی ہے اس میں بلاشبہ الغزالی کا بھی اہم کردار ہے۔ وہ کئی سال تک الجزائر ٹی وی پر ہفتہ وار پروگرام پیش کرتے رہے۔ یہ حکیمانہ پروگرام اپنے اندر تعلیم و تربیت اور اسلامی بیداری کے جملہ پہلو لئے ہوتا تھا۔ لوگ اس کا شدت سے انتظار کیا کرتے تھے.......

شیخ محمد الغزالی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بےپناہ محبت تھی۔ انہوں نے سیرت رسول پر "فقہ السیرہ" لکھی جس کی تالیف کے دوران وہ مسلسل باوضو رہے اور لکھتے ہوئے اکثر اشک بار ہو جاتے تھے۔ ان کی دلی آرزو تھی کہ ان کو آخری آرام گاہ مدینہ منورہ میں نصیب ہو........

ان کا جسد خاکی ان کی خواہش کے مطابق ریاض سے مدینہ منتقل کیا گیا اور جنت البقیع میں امام دار الہجرۃ حضرت امام مالکؒ کی قبر کے بالکل قریب ان کو جگہ نصیب ہو گئی۔ ان دونوں قبروں کے درمیان امام نافعؒ کی قبر ہے جو سات قراء میں سے ایک ہیں۔

(ترجمان القرآن لاہور، مئی ۱۹۹۶ء ص ۶۶، ۶۷)

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تبلیغ کے الزام میں ایک جھوٹا مقدمہ

(رشید احمد چوہدری، پریس سیکرٹری)

تھانہ سٹی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ۲۶ جون ۱۹۹۲ء کو ایک مخالف سلسلہ عبدالحمید ولد حاجی خان محمد ساکن محلہ عباسیہ احمد پور شرقیہ کی درخواست پر مکرم رفیق احمد صاحب سیکرٹری مال احمد پور شرقیہ، مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ، احمد پور شرقیہ، مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور مکرم شوکت علی شاہ صاحب کے خلاف تبلیغ کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کیا گیا اور ۵ جولائی ۱۹۹۲ء کو مکرم رفیق احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ان دونوں کی ضمانت سیشن کورٹ، بہاولپور سے ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء کو کروائی گئی جبکہ بقیہ دو افراد یعنی چوہدری منیر احمد صاحب اور سید شوکت علی شاہ صاحب چونکہ اس وقت احمد پور شرقیہ میں موجود نہ تھے بلکہ ربوہ میں تھے اس لئے گرفتاری سے بچ گئے۔ ان کی ضمانت قبل از گرفتاری کرائی گئی۔ مگر ۱۸ اگست ۱۹۹۲ء کو ضمانت کنفرم نہ ہونے کے باعث مکرم چوہدری منیر احمد صاحب اور سید شوکت علی شاہ صاحب بھی گرفتار ہو گئے۔ اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت نے ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تاہم سیشن کورٹ کی عدالت سے ۳۱ اگست ۱۹۹۲ء کو ان کی ضمانت بھی منظور ہو گئی۔

اس مقدمہ کا پس منظر یوں ہے کہ ۲۲ مئی ۱۹۹۲ء کو مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت احمد پور شرقیہ کے گھر واقع غلہ منڈی نماز جمعہ ادا کیا گیا۔ اسی دن جمعہ کے بعد داعیان الی اللہ کی ایک میٹنگ تھی جس میں مربی صاحب اور دیگر عہدہ دار شامل تھے۔ میٹنگ کے بعد مربی صاحب اور چند دیگر احباب گھر سے نکلے تو راستہ میں بیٹھے اوباشوں نے انہیں گالیاں دینی شروع کر دیں مگر انہوں نے ان بدمعاشوں کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور چلے گئے۔ کچھ دیر بعد جب ڈاکٹر منیر احمد صاحب اور رفیق احمد صاحب وغیرہ گھر سے نکلے تو پانچ چھ نوجوانوں نے انہیں گھیر لیا۔ رفیق احمد صاحب کو گریبان سے پکڑ لیا اور ان سے لٹریچر، پمفلٹ "دعوت الی اللہ کے تقاضے"، حضور انور کے خطبات کے کیسٹ، مقامی جماعت کا بجٹ اور ڈائریاں جو خدام الاحمدیہ نے چھپوائی ہوئی تھیں چھین کر لے گئے۔ جن کو بعد میں پولیس کے روبرو پیش کر کے تبلیغ کرنے کا مقدمہ بنایا گیا۔

یہ مقدمہ مختلف عدالتوں میں ساڑھے تین سال کے لگ بھگ زیر سماعت رہا۔ جوڈیشل مجسٹریٹ بہاولپور نے ۲ اپریل ۱۹۹۶ء کو اس کا فیصلہ سنایا اور مقدمہ میں ماخوذ چاروں احمدیوں کو دو دو سال قید اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ چاروں کو گرفتار کر کے بہاولپور سنٹرل جیل بھجوا دیا گیا۔ ان چاروں کی ضمانت کی درخواست داخل کی گئی چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۹۶ء کو فیاض بیتہ صاحب ایڈیشنل سیشن جج بہاولپور نے ان کی ضمانت منظور کی اور وہ جیل سے رہا ہوئے۔ اب سزا کے خلاف اپیل سیشن کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ پاکستان میں مختلف مقدمات میں ملوث تمام احمدی مسلمانوں کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو باعزت بری فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

لندن (۸ ستمبر): سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح ۴۵-۹ بجے مسجد فضل لندن سے اسلام آباد، ٹلفورڈ میں مجلس انصار اللہ برطانیہ کے ۱۴ویں سالانہ اجتماع کے آخری روز، مجلس عرفان اور اختتامی اجلاس میں شمولیت کی غرض سے روانہ ہوئے تو راستہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے مکان پر کچھ دیر کے لئے رکے اور ان کی اہلیہ محترم آمنہ طیبہ صاحبہ کی وفات پر ان سے دلی تعزیت فرماتے ہوئے اظہار ہمدردی کیا۔ اس دوران ۱۵، ۲۰ منٹ تک مرحومہ کا ذکر خیر جاری رہا۔

محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ ۲۷ مارچ کو ربوہ میں دل کے حملے سے وفات پا گئی تھیں۔ آپ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی صاحبزادی اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔

احباب جماعت سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت و درازی عمر کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد